ادم

واکھیہ للی شوری

(اُردو ایڈیشن

جلد اول

اے۔ کے۔ وانچو

1996

پبلشرز:-

ٹرسٹ پبلشنگ ہاؤس
حبہ کدل سرینگر

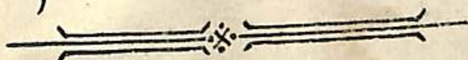
(برودکا پریس سرینگر)

تمہید

کشمیر جنتِ بے نظیر شروع ہی سے پوتر رشیوں، منیوں، مہاتسکیتیوں اور دیویوں کا گھر چلا آیا ہے۔ اُن کی مقدس زندگیوں کے تواریخی حالات نے بہت حد تک اہلِ کشمیر کی زندگی پر کافی اثر ڈالا ہے۔ کشمیر میں رُوحانیت کی فضا انہی پُوتر ہستیوں سے قایم ہے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری نئی پود رُوحانی فضا میں پلنے کا موقعہ کم پاتی ہے۔ اس کمی کو پُورا کرنے کے لئے ہمیں بے حد ضرورت محسُوس ہوئی کہ ایک ایسا سلسلہ قایم کیا جائے جس سے کہ ہمارے نوجوانان کشمیر کے رُوحانیت کے شیدائیوں کے جیون چرتر سے بہرہ اندوز ہو جایا کریں۔ چنانچہ کشمیر کی للی شوری (المعروف لل دید) کی مختصر سی سوانح عمری ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اس کا اثر نوجوانوں کے دلوں پر رُوحانی کیف کے علاوہ علوی دلچسپی کا باعث بھی بنے گا۔ اگرچہ للی شوری کی سوانح عمری طبع ہو چکی ہے۔ لیکن وُہ فارسی زبان میں ہے۔ جس سے کہ عام لوگ خاص کر ہمارے نوجوان فایدہ نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نے بڑی تحقیق کے بعد یہ رسالہ اُردو زبان میں تیار کیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ نکتہ چین اصحاب ہماری ان کوششوں کی داد دینگے۔ اور اپنے مُفید مشوروں سے ہمیں مُستفید بھی فرمائیں گے۔

اس رسالہ میں للی شوری کے واکھیہ یعنی کلام کی پہلی قسط شایع کرتے ہیں۔ اگلی اشاعتوں میں باقی حصّے بھی قدردان اصحاب کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

(مُصنف)



سوانحمری للی شوری

للی شوری۔ للہ عارفہ تیرھویں صدی میں ہوگذری ہے۔ اس نیک نہاد دیوی کا جنم پانپور کے قریبی موضع سمپئور کے ایک برہمن گھرانے میں ہوا تھا۔ بچپن سے ہی اس میں غور و خوض کی عادت پائی جاتی تھی۔ سنِ بلوغیت کو پہونچ کر اس کی شادی موضع پانپور کے ایک برہمن نوجوان سے ہوئی۔ باوجود شادی شدہ ہونے کے اس دیوی نے برہمچارنی کی زندگی بسر کی۔ ساس اور پتی کے ہاتھوں اس نے کافی تکالیف برداشت کیں۔ اس کی ساس کافی بہتان تراشتی رہی۔ سُسر کو اپنی بہو سے بدظن کرنیکے لئے ساس نے کافی ہتھکنڈے استعمال کئے۔ ساس ہر روز بہو کی تھالی میں ایک گول پتھر رکھ کر چاول پروسا کرتی تھی۔ تاکہ سُسر کو یہ گمان ہو۔ کہ اس کی بہو بڑی پیٹو ہے۔ للی دیوی برتن مانجھ کر ہر روز اس پتھر کو ساس کے پاس چپکے سے رکھ چھوڑتی تھی۔ اور کبھی پر اس راز کا انکشاف نہ ہونے دیا۔ ایک روز اتفاقیہ طور پر سُسر پر یہ بھید کھلا۔ للی دیوی پتن پر پانی بھرنے جارہی ہے۔ اسکی ایک ہم عمر پڑوسن اس سے پوچھتی ہے کہو بہن! کل جو تمہارے ہاں ضیافت پکی تھی۔ خود تو خوب مزے سے کھاتے رہے مجھے پوچھا تک نہیں۔ للی شوری بولی۔ ہاں بہن۔ دعوت تو ضرور پکی تھی مگر "للہ نلہ ہ ڈھ ترلہ نہ زاہلہ"۔ دعوت کوئی کھائے۔ تو میری بلا سے۔ للی کو گول پتھر سے کبھی چھٹکارا نہیں مل سکتا ہے۔ یہ گفتگو اس کے سُسر نے سنی جو پتن پر سندھیا کر رہا تھا۔ وہ اس بات کی کھوج میں لگا اور جلدی ہی ساری حقیقت اُس پر آشکارا ہوگئی۔ بیوی کو اس نے ڈانٹا۔ مگر اس سے ساس میں اپنی بہو کیلئے انتقام کی آگ اور بھی بھڑک اٹھی۔ اس نے اپنے لڑکے کو اپنی بہو کے خلاف

واہی تباہی سُنا کر بر انگیختہ کر دیا۔ ایک روز لَلی شوری پنگھٹ سے پانی کا گھڑا بھر کر کندھے پر رکھ کر گھر کو لوٹ رہی تھی۔ دولھا میاں نے محض چھیڑ خانی کی وجہ سے مٹی کے گاگر پر سوٹی کی ایک ضرب رسید کر دی۔ برتن ٹوٹ کر چُور چُور ہو گیا۔ مگر پانی جم کر کاندھے پر جما رہا۔ لَلی شوری نے پانی گھر میں لاکر استعمال کیا جو بچا وہ کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ پانی کے گرنے کی دیر تھی۔ کہ وہاں ایک تالاب بن گیا۔ جو کئی صدیوں تک قایم رہا۔ اس واقعہ کے بعد لَلی شوری رُوحانیت کے سمندر میں غوطے کھاتی رہی۔ اور مدارج طے کرتی گئی۔ دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر مستانہ وار اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار واکھیوں کی صُورت میں کرتی رہی۔ ویدانت اور الوہیت کے اعلےٰ اصُول عام فہم زبان میں لوگوں کو سُناتی رہی۔ لَلی شوری کے کشف کمالات کے قِصّے لاانتہا ہیں۔

آپ کا انتقال بیجبہاڑہ میں آپ کی جسم سے ایک شعلہ بُلند ہو کر خلا میں پھیل گیا۔ ہندو مسلمان دونوں کو آپ سے عقیدت ہے۔

واکھیہ للی شوری

اکوٹی اہنکار یُس نابھہ درے
کومبئی برہمانڈس سوم گرے
اکوٹی منتریُس ژِ تس اکرے
تس ساس منتر کیاہ زان کرے (۱)

جس نے (برہمانڈ سے لیکر نابھستان تک) اہنکار کے ہی منتر کا دھارن کیا - اور اپنے آپ کو برہمانڈ کے برابر خیال کیا - جو اسی ایک منتر کے سار کو اپنے دل میں وچار کرے اُس کو ہزارہا منتر کیا کریں گے ؛

اَبھیاسی سوِپرکاش لے[1] وتھو
گگنس سگُن میوُل سَمہ[2] ژَرٹا
شوُنیہ گول تہ اناَ مَے[3] متوُ
یہہ ہُوئی اُپدیش چھُوئی بٹا (۲)

یوگ کے ابھیاس سے باہر کی تمام چیزیں لے ہوتی ہیں - یہ سب شوُنیہ رُوپ دِکھائی دیتا ہے - سوائے برہم کے اور کچھ باقی نظر نہیں آتا ہے - ہے منش یہی سچا اُپدیش ہے -

آسا بول پرِ نم ساسا[3]
مہ منہ[4] ہا سا کھید ناہے
یودوئے شنکر بخش آسا
مکریس[5] ساسا مَل کیاہ پےیے (۳)

مجھے کوئی ہزار گالیاں بھی دے۔ میرے دِل میں ہرگز کوئی دُکھ نہ ہوگا۔ اگر میں سچ مُچ شنکر کی پریمی ہوں۔ اسی طرح جیسے کہ آئینے کو میل کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی ۔

اچھاں¹ آئے تہ گژھوں گژھے
پکُن گژھے دِن کھو رات
یورئے آئے تورگژھوں گژھے
کینہ نہ تہ کینہ نہ تہ کینہ نتہ کیاہ (۴)

ہم لامحدود سے آئے ہیں۔ اور وُہیں جانا چاہیے۔ دِن اور رات وُہیں (پرماتما کے راستے) جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جدھر سے آئے اُدھر ہی جانا چاہیے۔ یہ سنسار کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔

اسی آسی تہ اسی آسو
اسی دور کری پتہ وت
شوس سورہ نہ زیون تہ مرنْ
روس² سورہ نہ اتہ گت (۵)

ماضی میں ہم ہی تھے۔ اور مستقبل میں ہم ہی ہونگے۔ ہم ہی نے ہمیشہ سے دَور کئے۔ شو کے واسطے جینا و مرنا کبھی ختم نہیں ہوگا۔ سُورج کے لئے طلُوع اور غروب ہونا بھی کبھی ختم نہیں ہوگا ۔

آیس تہ سیودی گژھ تہ سیودی
سیدس ہول مہ کرم کیاہ
بہ تس آسس آگرے وزی³
ویدس⁴ تہ وندس⁵ کریم کیاہ (۶)

ح¹ لامحدود۔ بڑھاپا ح² سُورج ح³ واقف ح⁴ واقف کو ح⁵ پیاری

میں سیدھی آئی اور سیدھی واپس جاؤں گی۔ مجھ سیدھی سادھی کا کوئی ٹیڑھا پُرش کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں شروع سے ہی اُس کی (ایشور) واقف تھی۔ وُہ مجھے کیا کریگا۔ جو اُس کی پیاری اور واقف ہے ؂

انہ پا گائیتری ہمسہ ہمسہ[1] مرپت
اہم تراوت سوئی اُدھ رُٹھ
یم ترو و اہم سوئی رُودپا نیے
بیہہ نہ آسُن چھوئی اُپدیش (۷)

گائیتری منتر صرف زبان سے ہی نہیں۔ بلکہ دِل سے جپنا چاہیے۔ اپنے آپ کا دُنیاوی تعلقات چھوڑ کر صرف اُسی کو پکڑ (اہم کو چھوڑ کر سُو کا دھیان کر) جس نے اپنا اہم چھوڑا وُہی زندہ رہا اِس کے بغیر اور کوئی اُپدیش نہیں۔ یعنی اہم بھاؤ چھوڑنا ہی سچا اُپدیش ہے۔

آیَس کمہ دیشہ تہ کمہ وَتے
گژھہ کمہ دِتہ کوہ زانہ وَتھ
انتھ داَئی[2] لگہ ہمہ تتے
چھُم چھونسِ پھوکس کو سہ ہنہ ست (۸)

میں کس دیش اور راستے سے آئی۔ میں کس دیش میں جاؤں گی اور راستہ کیسے ملیگا؟ آخر میں مجھے وُہیں اچھا اُپدیش ملیگا۔ کیونکہ اس خالی سانس میں کوئی پائداری نہیں۔

آییس وَتے۔ گوییس نہ وَتے
سہ منتر سَتھے لُوسُم دُھ

(۱) ہر ایک سانس یعنی ۲۴ گھنٹے میں ۲۱۶۰۰ شواس وشواس کے ساتھ گائیتری کا منتر جپنا چاہیے۔ (۲) اُپدیش۔

چندَس وُچھُم ہارُ نہ اَ ہتھے
ناوِہ تارَس دِمہ کیا تہ بوُ (۹)

میں ٹھیک راستے سے آئی لیکن اُس راستے پر نہیں چلی۔ جب میں سِتھو پر سے چل رہی تھی کہ سُورج ڈُوب گیا۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تو ایک کوڑی بھی نہیں پائی۔ اب میں مُلّاح کو پار لنگانے میں کیا اُجرت دُونگی۔

آگُرے ہا مالہ گرزُم
وُگہ وا^(۲) ہہ ڈور سگُم^(۱)
اَور سے کرپایہ زگت وُزم^(۳)
یورِہ تہ کنہہ ہہ سُرُم نو (۱۰)

میں منبع سے ہی گرجی۔ اور کھیتی کو سیلاب کے پانی سے سیراب کیا پرماتما کی کرپا سے جگت کا گیان میرے دِل میں پیدا ہوا۔ میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کی دھارنا نہیں کی ؛

اَسِتھ^(۴) پوندِ^(۵) زِوسے^(۶) زامِ^(۷)
نِتھی تِرتھن سنان کرِ ے
وَہر وَرِیس نِنوُی آسے
نِشہ چھُوی تہ پَرزان تَن (۱۱)

جو ہنستا ہے۔ چھینکتا ہے۔ کھانستا ہے اور انگڑائی لیتا ہے۔ جو ہمیشہ پوتر تیرتھوں پر نہاتا ہے۔ جو تمام سال یعنی ہر وقت پرگٹ ہے۔ وہ تمہارے نزدیک ہے۔ پہچان لو۔

ح ۱۔ کوڑی۔ سِر کا نام ح ۲۔ سیلاب کا پانی ح ۳۔ جاننا۔ ح ۴۔ ہنسنا
ح ۵۔ چھینکنا۔ ح ۶۔ کھانسنا۔ ح ۷۔ انگڑائی لینا۔

اندریٔ آیس چندری گارانؔ

گاران آیس ہہن رٔہہ

ژٕ سیٔے ناران ژٕ ری اتھہ واران

ژٕ سیٔے ماران یم کم رٔہیہ (۱۲)

میں اندر سے تلاش کرتے کرتے چاند کی تلاش میں باہر نکلی۔ اپنی جیسوں کی تلاش کرتی رہی۔ تم ہی ناران ہو۔ تم ہی ہاتھ پھیلاتے ہو۔ تم ہی مارتے ہو۔ یہ کیسی آپ کی آشچرج لیلا ہے؟

آسس کوٗنی تہٕ سپنس سٹھاہ

نزدیک آست گییس دوٗر

اندر نیبر کوٗنوی ڈیو نٹھم

گیم کہت چت ژوونزا چوٗر (۱۳)

میں اکیلی تھی اور بہت ہو گئی۔ نزدیک ہو کر میں دُور ہو گئی۔ اندر اور باہر کیول پرماتما کو دیکھا۔ مجھے چوپنا چور کھا پی کر گئے؟

اندر آست نیبر ژھونڈم

پوٗنن رگون کرٕ نم ست

دھیانہ کرن دیے رگہ کیول زونم

رنگ گوٗسنگس میلت کت (۱۴)

اگرچہ وہ اندر ہی تھا میں نے اُس کی تلاش باہر کی۔ ہوا سے میری رگوں کو شانتی پہونچی۔ دھیان کرنے سے میں نے جان لیا کہ ایشور سارے جگت میں ویاپک ہے۔ یہ سارا جگت پرماتما میں لے ہو گیا؟

ا۔ تلاش کرنا ۔ ۲۔ سنسار۔ جگت ۳۔ برہم۔

اُدرہِ تہ پانئے یورہِ تہ پلنئے
پُت واتِھ نئے روزہِ نہ زانھہ
پانئے گُپت تئے پانئے گیانی
پانئے پانس موُد نہ زانھہ (۱۵)

اُدھر سے بھی وہی ہے۔ اور اِدھر سے بھی وُہی ہے۔ وُہ کبھی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ وُہ خُود ہی پوشیدہ ہے اور خُود ہی سروویاپک ہے۔ وُہ خُود کبھی بھی نہ مرا۔ بلکہ امر ہے ٭

اُدرہِ تہ پانئے یورہِ تہ پانئے
پانئے پانس چھُو نہ میلان
پرتھم اَتھِرِس نہ مُولہہ دانی
سُوئے آہا مالہ ژری آشچر زان (۱۶)

اُدھر سے بھی وُہی ہے اور اِدھر سے بھی وُہی ہے۔ وُہ کبھی بھی خُود ہی نہیں پاتا ہے۔ اُس میں ایک ذرہ بھی نہیں سما سکتا۔ ہے منش یہی تو عجیب بات ہے ٭

ادمکار یلہ لیہ ادنم
وُہی کرم پَنُن پان
شِھ وَتہ ترادت ست مارگ ترم
تیلہ لل بہ واتھس پرکاشش تھان (۱۷)

متواتر جپ کرنے سے میں نے اُدم کو اپنے آپ میں لے کیا۔ اپنے جسم کو جلتے ہوئے کوئلوں کی طرح بھسم کیا۔ چھ راستے عبور کر کے میں نے ساتواں یعنی سچا راستہ پا لیا۔ تب میں لل سچائی کے مقام پر پہونچی ٭

ص۱۔ پیچھے ٭ ۲۔ بھسم کیا۔ ۳۔ اکہ کے ساتھ مل جانا۔ ۴۔ پانچ گیان اندریاں اور من

کوہ چھک ژوان اَنِیتھ پچھ
تۄ کٔٹی چھک ہتہ اندریٖ اژھ
شِو چھوی اَت تےٚ گۄن موگژھ
سہزٕ کتھ مِیانہِ کرتو پزٕژھ (۱۸)

تم کیوں بیلے فایدہ ہاتھوں سے ٹٹولتے ہو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو اپنے اندر دیکھو شِوا اپنے آپ میں ہی ہے۔ اسکی تلاش اور کہیں مت کر۔ یہی اسہزِ۔ تو میری بات پر یقین کر۔

کُس ہو مالہ ۆس نہ پکان پکان
کُس ہو مالہ ۆسی نہ ولنگان سمیر
کُس ہو مالہ ۆسی نہ مران تہٕ زوان
کُس ہو مالہ ۆسی نہ کران نندا (۱۹)

ہے منش! کون چلتے چلتے نہیں تھکا۔ ہے منش! کون سمیرو پہاڑ کو عبور کرتے کرتے نہیں تھکا۔ ہے منش! کون مرتے اور پیدا ہوتے ہوتے نہیں تھکا۔ ہے منش! کون لوگوں کی نندا کرتے کرتے نہیں تھکا۔

ٲب ہا مالہ ۆسی نہ پکان پکان
سِریہ ۆسی نہ ولنگان سمیر
چندرمہ ۆسی نہ مران نہ زوان
منش ۆسی نہ کران نندا (۲۰)

ہے منش! پانی چلتے چلتے نہیں تھکا۔ سورج سمیرو پہاڑ کو عبور کرتے کرتے نہیں تھکا۔ چندرمہ مرتے پیدا ہوتے ہوتے نہیں تھکا۔ منش نندا کرتے کرتے نہیں تھکا۔

ھ۱ بے فایدہ ھ۲۔ عبور کرنا

کُس مرِتےَ کُسو مارَن
مارِہ کُس تےَ مارَن کُس
یُس ہَرِہ ہرِہ نِراوِت گھر گھر کرےَ
اَدہ سُوہَی مَرِہ تےَ مارَن تُس (۲۱)

کون مریگا۔ اور کس کو ماریں گے۔ کون ماریگا اور کون مارا جائے گا۔ جو شِو کو چھوڑ کر گھر کے خواہشات بڑھائیگا۔ تب وُہی مریگا۔ اور اُسی کو ماریں گے

کُس پُشُ تےَ کُسہ پُوشانیٚ
کُم کُوسُم لاگِزِس پُوزے
کمہ سَرہ گَڈ دِزِس زل دانی
کوہ سَہ منترِ شنکر وُزِےٚ (۲۲)

کون مالی ہے اور کون مالن ہے؟ کونسے پھول اُس اُتم دیو کی پوجا کے لئے استعمال کروگی۔ کس ویدی سے جل چڑھایا جائے گا۔ کس منتر سے شنکر کی پراپتی ہو گی ؟

کُش پوش تِل دِیپ زل ناگِزِہےٚ
یُس ست بھاوٚ گُرِہ کَت مَنہِ ہیٚےٚ
شَمبوہَس سورِہ پَنہٕ پیٚہ ہے
شعیٚ دِیپزے سَہزِہ کَرِےٚ (۲۳)

اُس کو کوشا۔ پھول۔ تل۔ دیپ اور جل وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ جس کے دِل میں گورو کے شبد۔ پر پکا بھروسہ ہے۔ جو پریم بھاؤ سے شمبو کا دھیان کرتا ہے۔ اُسی کو ہے سہز سچی کریا کہیں گے۔

۱۔ جل کی دھارا۔ ۲۔ بھروسہ کرے۔

من پُوشں تے یَشِ ہ پُوشانی
بھاوک کوسم لاگئِں پُوزے
شِشرھُں گڈ وِزس ہَل داقی
ژھوپی منترہ شنکر وُزے (۲۴)

من روپی مالی اور یشِ دھاروپی مالن ۔ بھاونا روپی پشپ سے پُوجا کرنی چاہیئے ۔ اپنے آنندرس سے جل چڑھانا چاہیئے ۔ مون روپی منتر سے ایشور کی پراپتی ہوگی ؛

گورہ شبدس یُس تچھ پزِ ہ بھرے
گیانہ وگہ رٹہ چت تُرگس
یندرے شمرت آنند کرَے
اَدہ کُس مَرے تہ مارن کَس (۲۵)

جو اپنے گورُو کے شبد پر یقین رکھتا ہے ۔ جو من روپی گھوڑے کو گیان روپی رگام سے قابُو کرلیتا ہے ۔ جو یندریوں کو قابُو کرکے شانتی پراپت کرتا ہے ۔ پھر کون مریگا ۔ اور کِس کو ماریں گے ؛

کنہہ چھیٔ ہندرہ ہیتی وُزیٔ
کینژرن وُدِن نِشر پییٔ
کنہہ چھیٔ سنان کرِت اپوٗتی
کنہہ چھیٔ گرہ ہ بِتِ تہ اکریٔ (۲۶)

کئی گہری نیند ہیں ہوتے ہوئے بھی پُورے ہُوشیار ہیں ۔ کئی جاگتے ہُوئے بھی سوئے ہوئے ہیں ۔ کئی سنان کرکے بھی اُشد ہیں ۔ کئی گرہست سیون کرنے پر بھی پوتر ہیں ۔ (کریا کے بندھن سے آزاد ہیں) ؛

(۱) ۔ آنندہ رس (۲) ۔ رگام ۔ (۳) گھوڑے کو (۴) ہوشیار ۔ (۵) گرہست پالن کرکے

کنڈ یو گرحہ تنزہ کنڈیو وتواس
پتھوی چھوک تہ تیوتھی آس
منش وحیر رٹھ سپننک سواس
کیاہ چھوی موئن سورتے ساس (۲۷)

کہیوں نے گھر اور کہیوں نے جنگل چھوڑا۔ تم جیسے ہی ہو۔ ویسے ہی رہو۔ من کو قابو میں رکھنے سے ہی مطلب کو پراپت کر سکتے ہو۔ اس شریر کو راکھ اور مٹی ملنے سے کیا فائدہ ہے ❊

گگن ژ ی بوتل ژ ئی
ژ ئی دِن پَوَن تہ رات
ارگ ژندن پوش پوفن ژ ئی
ژ ی چھوک سکل[۲] تے لاگزی کیاہ (۲۸)

تم ہی آکاش ہو۔ اور تم ہی پرتھوی ہو۔ تم ہی دن ہو۔ ہوا ہو۔ رات ہو۔ تم ہی ارگ، چندن، پھول، اور پانی ہو۔ تم ہی سب کچھ ہو۔ میں کیا تم کو پوجا میں استعمال کروں ❊

ناتھ نا پان نا پرزو نم
سدائی بوذم[۳] ایکوئی دہیہ
ژہ بہ بہ ژہ میول نا زونم
ژہ کس بہ کوسہ چھوسنا[۴] ہیہ (۲۹)

ہے سوامی! میں اپنے آپ کو اور پرائے کو نہیں سمجھی۔ میں نے ہمیشہ اس شریر کی ایکتائی جان گئی۔ لیکن۔ تم ہی میں ہوں۔ اور میں ہی تم ہو۔ یہ بات میں نہیں سمجھی۔ تم کون ہو؟ اور میں کون ہوں۔ یہی تو

ط۱۔ کہیوں نے۔ ط۲۔ سب کچھ۔ ط۳۔ تکلیف دینا۔ پیار کرنا۔ ط۴۔ شک۔

میرے دِل میں شک ہے ۔

ژِہ نا بُو نا دَے نا دِھیان
گوَ پانٕے سروہ کرُٕے مشت
اِنیا ڑیو ٹھک کِنہہ نا اُتُوئی
گےَ ست لٕے پَر پشت (۳۰)

ناتم ہو۔ نامیں ہُوں۔ نا دھیان ہے ۔ اور نا دھیان کی کوئی چیز ہے۔ سب کریا چھوڑ کر وُہ صرف وُہی پر مانتا ہے۔ اندھے لوگوں (اگیانی) نے اس کا مطلب نہیں سمجھا۔ لیکن جب کہ اُن کو بھی گیان ہوا۔ تو وُہ بھی سنسار پار ہو گئے ۔

ژھانڈان لُوسس پانی پانس
ژُھپی رِگیانس وَوت نہ کُنہہ
یِے کرمس واژِس مےٕ خانس
بھر بھر بانہ تہ چوَان نہ کانہہ (۳۱)

میں اپنے آپ کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی۔ اُس پُوشیدہ گیان کو کوئی حاصل نہیں کرتا جو اُسکی تلاش اپنے سے باہر کرے۔ جب میں اسی میں لے ہو گئی۔ تو میں سیدھی اَمرت کے مقام پر پہنچی۔ وہاں پر برتن بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن پیتا کوئی نہیں ہے ۔

زِہن زانیٔے رِتّھ تے کِتھی
کرِت دُورس ہو کلیشا
نیرِت دَوار بنہ دیت تتُوئی
پشو چھوی گرُو ڈُنٹ تے زِہن اُپدیش (۳۲)

۱۔ سرب کریا ۔ ۲۔ ۔ ۔ اُتہ سندر پار کرنے کے ۳۔ اچھے حد ۴۔ بُرے ۵۔ بہت تکلیف ۶۔ اُسی جگہ

اچھے اور بُرے اپنے ماتاؤں سے پیدا ہو گئے۔ اُن کے پیٹ کو بہت تکلیف دی۔ سنسار میں پھر کر پھر اُسی جگہ پہونچے۔ شو کو پراپت کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے اس اُپدیش پہ دھیان کرو ۔

دمادم کرُمس دمن ہالے ۔
پرزلیوم دیپ پانٹے یم ذات
اندرم پرکاشس رنبر ٹھوٹم
گٹہ رٹم کرمس تھف (۳۳)

آہستہ آہستہ میں نے اپنے سانس کو اندر ہی روک کے رکھا۔ ایسا کرنے سے میری بدھی چمکی اور اصلیت معلوم ہوئی۔ میں نے اندر کی روشنی باہر پھیلا دی۔ جتا کر میں نے اندھیرے میں اُس کو پایا۔ اور پکڑے رکھا ۔

دیو وٹا ۔ دیور وٹا
ہمرہ بوتہ چھی ایکہ واٹ
پُوز کس کرک ہومہ بٹا
کرنس تہ پونس سنگاٹ (۳۴)

مورتی بھی پتھر کی ہے اور مندر بھی پتھر کا ہے۔ اُوپر اور نیچے ایک ہے۔ ہی مورکھ پنڈت تم کس کی پوجا کروگے؟ تم من اور آتما ایک ہی کرو ۔

زِل تھنزہ تہ رزن آسے
بوتل گگنس کُن وکاسے
چندرئی راہ گردشن ماؤسے
یشو پوزن گاہ چت آتمسے (۳۵)

آہستہ آہستہ ۲ سانس ۳ مورتی ۴ مندر ۵ ایک ہی ہونا ۶ مورکھ پنڈت ۷ ملاپ ۸ ختم ہونا

دِن ختم ہوگا اور رات آئیگی - زمین کی سطح آسمان کی طرف پھیلیگی - اماوس کے دِن راہ چندرمہ کو گراس کرتا ہے - اپنے وِدیا سے آتما کو جان لینا شِو کی سچی پُوجا ہے ٭

داد شاٹ منڈل یُس پوس یا ہیچی
ناساکٹ پوَن اناہت ٹرو
شوِیسی کلپن انتہ ۵ ٹرچی
پاسے دیو نہ اُرزُن کس (۳۶)

جس نے برہم رندر کو شِو کا استھاپن سمجھا - جس نے سانس کے اندر سے باہر آنے کی آواز کو جان لیا - جس کے فضُول خیالات خُود بخود مِٹ گئے - وُہ خُود شِو رُوپ ہے - کون کس کی پُوجا کرے گا ٭

پرتھی ترتھن گرِ ھان سنیاسی
گارِ نہ سدرشن میوُل
چِتا پرستا موِلش پت آس
دریشک نیلا دُرگتا نیلی (۳۷)

سنیاسی لوگ ہر تیرتھ کو جایا کرتے ہیں - اور پرماتما کو ملنے کی تلاش کرتے ہیں - ہے من! اپنے چت رُوپ سے بے خبر نہ رہ - کیونکہ دُور سے نیلا گھاس دِکھائی دیتا ہے ٭

نکہ ریس مل زن ٹرلم مُنس
اوہ ہہ لبتم ترِس زان
شوِ یلہ ڈیٖ نشے پانس
سوری شوی تتے بہ نو کوٹ ہہ (۳۸)

---

۱ برہم رندر ۲ ناک سے سانس لینا ۳ نہ ٹھہرنے والی ۴ بھاگتا ۵ ارپن کرنا ۶ بے خبر ۷ نظر آنا

میرا چیت آیئنہ کی طرح نرمل ہوگیا۔ تب مجھے لوگوں کے ابھید بھاؤ کا گیان ہُوا۔ جب میں نے اُسکو (دیوتا) اپنا ہی سرُوپ دیکھا۔ تو میں سمجھ گئی۔ وُہ ہی سب کچھ ہے اور میں کچھ بھی نہیں ؛

لَل بو لوُسس ژہانڈان تہ گارن
حَل مہ کُرمس رَسنے شتی
وُچھُن ہیوتمس تورڈیو ٹہمس برَن
ہیر ہ کَل گنےیم زو گمس تتئ (۳۹)

میں (لل) ایشور کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی۔ میں نے اُس کے تلاش کرنے میں بہت ہی یتن کیا۔ میں نے اُسکی تلاش کی۔ لیکن دروازوں کو بند دیکھا مجھے فکر غالب ہُوئی اور وُہیں تاک میں بیٹھی ؛

لَل وندہِ زولم جگر مورُم
تیلہ لَل ہیہ ناؤ دراَم
یلہ ڈل تر دُمس تتئ (۴۰)

میں نے دِل کی میلائی جلا دی اور دِل کے خواہشات مِٹا دئے۔ تب میرا لل نام مشہور ہو گیا۔ جب میں وُہیں دو زانو ہوکر بیٹھ گئی ؛

یم لوُبھ تہ من ہتا مورُو
رَتمئے مارت تہ لوگُن داس
یمئ سہزہ ایشور گورُو
تمئ سوریئ وندان ساس (۴۱)

جِس نے لالچ خواہشات، اور غرور کو قابو کیا۔ اُن کو قابو کر کے اپنے آپ کو داس بھاؤ خیال کیا۔ جِس نے پرماتما کا تلاش کیا۔ اُس نے سب

(۱) تلاش (۲) یتن کرنے سے (۳) گیان کا پرنہ (۴) وُہیں تاک میں بیٹھنا (۵) جاننا۔

کچھ مٹی کے برابر خیال کیا۔ یعنی دُنیا کو ناپائدار جانا۔

یتھ سَرہ میر شُف پھل ناوڑے
تتھ سَرہ سکلوٗ پون چھن
مرگ سرگال گینڈ زل مستی
زلن نازن ہہ تتی پن (۴۲)

یہ جھیل اِتنا نازک ہے۔ کہ اِس میں رائی کا دانہ بھی سما نہیں سکتا۔ تو بھی اِس جھیل سے سب جیو پانی پیتے ہیں۔ اِس میں ہرن۔ گیدڑ۔ گینڈا اور سمندری ہاتھی وغیرہ سب کے سب پیدا ہوتے ہی گرتے ہیں یعنی مرتے ہیں۔

ژلہ چتہ وُندس بھیہ ہو بر
چان چنت کران پانئے انذ
ژہ کوہ زان ییٔی کھدہری کر
کیول تسندوے تورک ناد (۴۳)

ہے چنچل من! تو اپنے دِل میں کوئی خوف نہ رکھ۔ پرماتما خود ہی تمہاری فکر کرتا ہے۔ تمہیں کب پہچان آئے گی؟ اور تمہاری بھوک کب ختم ہوگی؟ صرف اُسی (ایشور) کے انوگرہ کا انتظار ہے۔

گال گنڈی نم ۔ ول پڑی نم
دپہنم ہتیس یتھ رژے
سہزہ کسُم پوز کری نم
بہ اَمہ لاان کس کیاہ موڑے (۴۴)

چاہے کوئی نندا کرے۔ چاہے کوئی تنا کرے۔ چاہے لوگ اپنے خیالات کے مطابق کچھ بھی کہیں۔ چاہے مجھے پھولوں سے پوجا کریں۔ میں دکھ سکھ سے

۱ جھیل ۲۔ رائی کا دانہ ۳ چودہ بھون ۴ نہ ٹھہرنے والا ۵ ایشور ۶ تنا ۷ پھول ۸ دکھ سکھ

رہت یعنی شُدھ ہوں۔ مجھے کسی کا کیا پریوجن ہے :

نابھستھانس چت زلہ ونی
برہمس تھانس ششرنُ مکھ
برہماندس چھے ندوہہ ونی
تورے ترُنُ ہوٗ ما گو تتو (۴۵)

نابھ ستھان سے ہی اگنی (زٹھر) ہوتی ہے۔ برہمستھان سے ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ برہمانڈ سے پران اپان رُوپی ندی بہتی ہے۔ اس لئے ہوٗ سرد ہے اور ما گرم ہے :

چدانندس گیان پرکاشس
یموٗ ژیونی تم زیون تی مکھتی
وشمس سمسارنس پاشس
ابدُ گنڈ تت شت بتی (۴۶)

جنہوں نے گیان رُوپی پیارا کما سچی وِدیا سے گیان حاصل کیا۔ جنہوں نے اسی دیہہ میں گیان حاصل کیا۔ وہ جینے اور مرنے سے آزاد ہو گئے۔ یہ سنسار کٹھن رُوپی پھانسی کا جال ہے۔ مورکھ لوگ ہزاروں گانٹھوں سے اپنے آپ کو اس جال میں باندھتے ہیں :

ترپہ ہنگہ سرا سری سرس
اکہ ہنگہ سرس ارشس جائی
ہر مکھ کو نسرہ اک تم سرس
ستہ ہنگہ سرس شنیا کاره (۴۷)

۱؎ گرم ۲؎ ٹھنڈک۔ ۳؎ پران اپان رُوپی ندی۔ ۴؎ پیچیدہ ۵؎ جال

۶؎ بے وقوف ۷؎ سینکڑوں گانٹھ ۸؎ تین بار ۹؎ پل۔

تین بار میں نے جھیل کو بھرا ہُوا دیکھا۔ ایک بار میں نے جھیل کو آکاش پر جگہ دیکھی۔ ایک بار میں نے ہرمکھ سے کونسرناگ تک پُل دیکھا۔ سات بار میں نے سنسار کو شُونِ میں لَے ہوتے دیکھا +

تنترِ گلہٖ تےَ منترِ موژے
منترِ گلہٖ تےَ موژے چِت
چِت گلہٖ تےَ کینہہ تِنا کُونہے
شونس شُونہٖ رمیلتھ گو (۴۸)

تنتر لَے ہونگے صرف منتر ہی رہے گا۔ جب منتر بھی لَے ہونگے۔ تو صرف من رہے گا۔ جب من بھی غائب ہو گا۔ تو باقی کچھ بھی نہیں رہے گا۔ شُونہٖ رُوپ میں شونہ مل جائے گا +

بانُ گلُ تےَ پرکاشُ آوٗزُونے
چندرِ گلُ تےَ موژِ چِت
چِت گلُ تےَ کینہہ تِنا کُونہے
گےَ بھُوبھُوہ سوہ وِسرزِت کِت (۴۹)

جب سُورج غرُوب ہُوا۔ تو چاند نکل آیا۔ جب چاند غرُوب ہوا۔ تو صرف من رہا۔ جب من بھی نہیں رہا۔ تو کچھ نہیں رہا۔ یعنی جگت لَے ہوا۔ زمین، ہوا، آکاش (بھُو۔ بھُوہ۔ سوہ) برہم میں لَے ہو گئے +

موڑو ڈیشِت تہ پشِت لاگیہ
زُرتہ کالُ شرتو وُون زڈہ ریچ وِہاس
یُس یُت دِپی تُس تیو تھ بوُل
شوُئی چھُوی تُتہ وُدِہس ابھیاس (۵۰)

۱ سورج ۲ رہ گیا۔ ۳ لَے ہونا ۴ شن کر ۵ پیچی ودیا۔

سب جان کر بھی تو مُورکھ جیسا رہ - اور دیکھ کر بھی تو اندھا جیسا رہ - سُن کر بھی تو بہرہ جیسا رہ - جو جیسا تم کو کہے - اُس کو ویسا ہی مان لے - دانا لوگ اِسی طریقے پر عمل کرتے ہیں ٭

اَوچارِ ہی ہا مالہ چھُی پوتھِن پران
یُوتھہ طوطہ پران رام پنجرس
گیتا پران ہیتھا لبان
پرم گیتا تہ پران چھس (۵۱)

بے سمجھ لوگ وِچار یعنی عمل کے بغیر ہی کتابیں پڑھتے ہیں ۔ جیسے طوطا پنجرے میں رام پڑھتا ہے ۔ وُہ گیتا پڑھ کر دکھاوا کرتے ہیں ۔ میں نے گیتا پڑھی اور مطلب کو جان گئی ٭

آنچار ہانز نہ ہُوند گوم کنن
ندرِ چھوہ تہ رہیو ما
تہ بوز تر کو تہم رُود وننن
ثرے ٹون چھوہ تہ ثری نہ ما (۵۲)

آچارسکھی کی آواز میرے کان میں آئی - یہاں سب کچھ ناپائدار ہے - مت خریدو - اِس میں مت پھنس جاؤ - یہ آواز داناؤں نے سُنی - اور کہنے لگے - لوگو! اگر سمجھنا ہے - تو سمجھ لو ٭

آنچار بچار وِچار ڈُنن
پران تہ رُومن رہیو ما
پرانس بُرنت مزا ثرومن
ندرِ چھوہ تہ رہیو ما (۵۳)

۱؎ وچار کے بغیر ۲؎ آچار سکھی ۳؎ ناپائدار ۴؎ دانا ۵؎ پران ۶؎ ایان ۷؎ اپاسنا کر

آچار شکتی نے وچار کی بات کہی۔ پران اور اپان کا خیال رکھنا چاہیئے پرانوں کے سیون کرنے سے مزا چکھو۔ سنسار ناپائدار ہے۔ اس میں مت پھنسو ✤

یِمئے شہہ ژِہ تِمئے شہہ ہیہ
شامہ گلا ژِہ بیون ٹوٹھس چھو
پہوئی بِنا بھید ژِہ تہ ہیہ
ژِہ شن سوامی بہ شسے موشِس (۵۴)

ہے ایشور! جو چھ تم میں وہی چھ مجھ میں بھی ہیں۔ ہے نیل کنٹھ! تم سے الگ ہو کر میں تکلیف میں پھنسی۔ تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے کہ تم چھ کے سوامی ہو۔ مجھے انہی چھ نے گمراہ کیا ✤

کِھت گنڈِت نا شمہ نانس
برانتھ یمو ترا و تِم گے کھستِ
شاستر بوز زِہ یم نبگ کرِہ و
شونا پُشِ تیئے ونیا لوستِ (۵۵)

کھانے اور کپڑے پہننے سے من قابو میں نہیں ہوتا۔ جنہوں نے جھوٹی آشا چھوڑ دی۔ وہی اوپر گئے یعنی گیان حاصل ہوا۔ شاستر کو پڑھ کر جنہوں نے اس پر عمل کی جنہوں نے شاستر پر بھروسہ کیا اُن کو من کی شانتی آ سکتی ہے

زَل تھمنو ہتوہ ترناوِن
اُروہ گمن پرِہ ورزتِ ژرتِ
کاٹھ دیہ دُدھ شرماوِن
انتہ سکلو کیہ ژرتِ (۵۶)

۱؎ پانچ گیان اندری اور ایک من ۲؎ تکلیف ۳؎ گمراہ کیا ۴؎ من کو قابو کر ۵؎ عمل کرنا ۶؎ نشانی [illegible]

بہتے ہوئے جل کو روک لینا بڑھتے ہوئے آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ اپنے پاؤں پر آسمان پر چلنا۔ ایک لکڑی کی گائے سے دودھ دہنے پر محنت کرنا۔ یہ سب باتیں بازی گری سماں اور فضول ہیں۔

چِت تُورگہ گگنہ برہمہ وُون
نمیشہ اکہ زھنڈہ یوزنہ لچھ
ژِیؔ تن وگہ ہیم رٹِت زون
پران اپان ذُبٹرِت سچھ ہا (۵۷)

من روپی گھوڑا آکاش وغیرہ کا سیر کرتا ہے۔ آنکھ کے ایک اشارے میں لاکھوں یوجن کا سفر کرتا ہے۔ اگر منش گھوڑے کو لگام سے قابو کرنا جانتا۔ تو اُس کے سب اندریاں بہی کام کے نہیں رہتے ہیں۔

تورِ سَلِل کھٹ ستئے توُرہ
ہیم ترِ گےَ بنابن وِمرشا
ژِیؔ تن رُو باتہ سب ہمے
شوُ مے ژرا ژِر جگ پشنا (۵۸)

جب سردی پانی پر قابو پاتی ہے۔ تو پانی یخ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح سے تین مختلف صورتیں بنتی ہیں۔ اگر وچار سے دیکھا جائے۔ تو ان میں کوئی فرق نہیں۔ جب چیتن روپی سورج چمکتا ہے تو تینوں ایک سروپ بنتے ہیں۔ اور سارا جگت جاندار اور بے جان سب شِوروپ ہی دکھائی دیتے ہیں۔

ف۱ چِت روپی گھوڑا۔ ف۲ آنکھ کا ایک اشارہ ف۳ - اندریوں کا بے کار ہونا ف۴ سردی ف۵ پانی ف۶ - اختیار کرنا۔ ف۷ ایک سروپ ہونا ف۸ دکھائی دیتے ہیں۔

کُس بَب تَنۍ کوسہ ماجی
کمۍ لاجی باجی بَٹ
کلا گژھناک کوتہ نو بَب کوتہ نو ماجی
زانِت کوہ لاجِت باجی بَٹ (۵۹)

کون تمہارا باپ ہے۔ اور کون ماں ہے۔ کس نے تمہارے ساتھ پریم کیا۔ آخری وقت پر نہ کوئی تمہارا باپ ہے۔ نہ کوئی ماں ہے۔ یہ جان کر تم کیوں پریم بڑھاتے ہو:

کھِنہ کھِنہ ییتِھ کُن نو واتک
نہ کھِنہ گژھک اہنکاری
سموئ کھیہ مالہ سموئ آسکھ
سمہ کھِنہ مُژرنے بَرن تیری
شم یلہ سمۍ رُم کیتہ روزی
اَدہ اَلہ مالہ روزک شُوہم شو (۶۰)

بار بار کھانے سے تم کبھی ٹھکانے پر نہیں پہنچو گے۔ اور نہ کھانے سے تم کو غرور پیدا ہوگا۔ اعتدال سے کھاؤ۔ اور اعتدال سے رہو گے۔ اعتدال کے کھانے سے اصلی راستہ کھل جائے گا۔ جب ہمہ بھاؤ ہوگا۔ تو شگاف نہیں رہے گا۔ پھر ای پیارے۔ تم شُوہم ہی رہ جاؤ گے:

کینژن دِیُتھ گُلالہ ییژی
کینژن زُونتھم ہا اینش وار
کینژن ژِنتھم نالہ بیہ ہتھی
بینگوانہ چانہ گَنژ ستہ کار (۶۱)

کیئوں کو تم نے بہت سارے لڑکے دیئے۔ کہیوں کو تم نے دینے میں وارہ نہیں دیکھا۔ کہیوں کو تم نے برہم ہتیا کا پاپ لگا دیا۔ یعنی صرف لڑکیاں ہی دیں۔ ہے بھگوان! تمہاری لیلا کو نمسکار ہے۔

کنڈبو کرک کنڈِ کنڈے
کنڈبو کرک کنڈی وِلاس
بھوگنا میٹھی دِتت یتھ کنڈے
اتھہ کنڈ روزی سُورنتہ ساس (۶۲)

ہے شریر داری! اگر تم کو ہر وقت شریر کا ہی دھیان رہے گا۔ اور تم ہر وقت اس شریر کو آراستہ کرو گے۔ اور تم ہر وقت اس شریر کو میٹھے بھوجنوں سے پالنا کرو گے۔ ایک دن یہ شریر راکھ اور بھسم ہو جائے گا۔ یعنی مٹی میں مل جائے گا۔

سو مہہ گارُن منز یتھ کنڈے
یتھ کنڈہ دِیان سُروپ ناوُ
لُوبھ۔ موہ ژلتھ شوبھی کنڈے
یتھ کنڈہ نیبری سوپرکاش (۶۳)

دل و جان سے پرماتما کی تلاش اسی شریر میں کر۔ اسی شریر کا نام پرماتمہ سُروپ ہے۔ لالچ اور جہالت کو چھوڑ کر یہ شریر شوبھایہ مان بنے گا۔ تب اسی شریر سے پرماتما کے گیان کا ظہور ہوگا۔

کالُن کالہ زول یِدرو سے ژہ گول
وَندو گہوہ وندد دُنواس

۱۔ شریر دھاری ۲۔ آراستہ کرنا ۳۔ بھوجن ۴۔ تلاش کرنا

۵۔ گھر ۶۔ جنگل۔

زانت یَس رُو گتھہ پربھو امُول
پیتھوئی زانگ ہیتوتھی آس (۶۴)
اگر وقت کے گزرنے سے تُم تمام خواہشات کو قابو میں کرو گے۔ تُم چاہے گھر میں رہو۔ چاہے جنگل میں۔ اگر اُس کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور الوکک پربھو سمجھو گے۔ پھر جیسا جانو گے۔ ویسا ہی ہو جائیگا

کینژن رن چھے ہشیح بھونی
نیرو نبر شہول کرو
کینژن رن چھے برپٹھہ ہونی
نیرو نبر زنگ کھیو
کینژن رن چھے اول[۳] تہ وول
کینژن رن چھے زول[۴] تہ ہی (۶۵)

کہیوں کی عورتیں چنار کے ٹھنڈے درخت کے مانند یعنی شیتل سوبھاؤ ہیں اگر باہر نکلیں۔ تو سایہ میں بیٹھ کر آرام کریں۔ کہیوں کی عورتیں دروازے پر کُتے کی مانند ہیں۔ باہر نکلنے پر ٹانگیں کاٹنے کو آئیگی۔ کہیوں کی عورتیں جھگڑالو ہیں۔ کہیوں کی عورتیں چھید دار سایہ کے مانند ہیں۔ یعنی اُس سایہ میں بیٹھنے سے کوئی فایدہ نہیں +

آمہ پنہ سُدرس ناوِچھس لمان
کِتھہ بوزہِ دے میوان ہتہ دِیہ تار
آمن ٹاکن پونہ زن شمان[۴]
دوح چھُم برہمان[۵] گرہ گژھے (۶۶)

---

(۱) ٹھنڈا۔ (۲) جھگڑالو (۳) چھید دار۔ (۴) جذب ہونا۔
(۵) خواہش۔

میں سُرت کے ناؤ کے تاگے سے سمندر میں کشتی کو پہنچتی ہوا)۔ کیا پرماتما میری پرارتھنا سُن کر مجھے بھی پار کریگا۔ جس طرح پانی کچے مٹی کے برتن میں جذب ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں بھی اپنے گھر کو جاؤں۔ یعنی مکتی پراپت کروں۔

کاٹی سَت کُل گژھن پاتالی[1]
کوکالی[2] کاہ کالی درشُن پَن
ماس ٹکہ تہ مسہ کی پیالی
برہمن تہ شرالی[3] ایکوٹہ کھن
ملج ہا مالہ کرہ کورہ درالی[4]
زنمہ نش ساری وَست[5] پَن (٦٧)

وقت آئیگا۔ جب کہ سات کُل گر جائیں گے۔ یعنی ناش ہو جائیں گے۔ کلجگ کے بُرے سمے میں بے وقت بارش ہوگی۔ برہمن اور بھنگی ماس اور شراب اکٹھے کھائیں گے اور پئینگے۔ ماں اپنی لڑکی کے بد افعالی کرنے میں دلالی کریگی۔ سب اُونچے جنم سے نیچے گریں گے یعنی اخلاقی گراوٹ ہوگی

کُو ہرِ سے یوزک کو ہنہ یودزک
کُو ہرن کرنم ہانی کار
کُونی آست دوان ہُند جنگ گوم
شُوئی سے نرنگ[6] کرتت گوم رنگ[7] (٦٨)

اگر تُو تنہائی سُنو گے تو کہیں نہ رہو گے۔ تنہائی ہی نے مجھے بدنام کیا۔ اکیلی ہو کر ہی دو کا جنگ ہو گیا۔ وُہ نرآکار ہی مجھے ساکار بنا کر چلا گیا۔

ح۱ ناش ہونا۔ گر جانا۔ ح۲ بے وقت ح۳ چنڈال ح۴ دلالی۔
ح۵۔ اخلاقی گراوٹ ح۶ نرآکار ح۷ ساکار۔

اٹھ پچ سَن دِتھ تھاوِن مٹَن
لُوبھہ چھ بولن گیان پچ گیت
فٹ فٹ نیرِن تِم کیتہ وٹَن
ترِٹ اَسے مالہ چھوک پور کرِتھ (۶۹)

جو ایک جگہ سے مال چھین کر دُوسری جگہ رکھتے ہیں۔ لالچ کے اندھے گیان کے گیت گاتے ہیں۔ دُنیا میں انگشت نما ہوتے ہیں۔ دُنیا میں اُن کا بھلا کیسے ہوگا۔ اے منش! اگر تم دانا ہے۔ تو اِن کاموں سے باز آؤ۔

پَر تہ پانُن یم سموُیٔ موان
یم ہیوُیٔ موُن دِن کھو رات
یمسی اُدَے مَن سونیرُ
تمی ڈیوٹھی سُور گوُر ناتھ (۷۰)

جس نے اپنا آپ اور پرایا ایک سمجھا۔ جس نے دن اور رات یعنی سُکھ و دُکھ ایک سمجھا۔ جس کے من سے دوئی کا بھاؤ مِٹ گیا۔ اُسی نے شمبھو کا درشن پا لیا۔

پوَن پُورتِ یُس اِنہ وَگے
تَس بون سُیرتہ چھ نہ ترِیش
تہ یَس کرانُ انتہ تگے
سُہ سمسارس زِووہ نہ رِمہ (۷۱)

جو من کو اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔ اُس کو بھوک و پیاس ستا نہیں سکتی ہے۔ جو اس طرح سے آخری دَم تک کر سکتا ہے۔ وہ اس سنسار میں دوبارہ پیدا نہیں ہوگا۔ یعنی مکتی حاصل کرے گا۔

۱ انگشت نما ہونا ۲ باز آنا ۳ دوئی کا بھاؤ مٹنا۔ ۴ من ۵ چھونا ۶ آخری وقت تک

پانَس لاگتِ رُودگ ہہ ژہہ
ہہ ژہہ ژھانڈان ئوسُم ڈُہہ
گیانُس منزِ باگ ڈیوٹھُگ اَمہ ژہہ
ہہ ژہہ تہ پانُس ڈیوتُم ژھوٹہ (۷۲)

تُم خُود میرے سے پوشیدہ رہے۔ سارا دِن مُجھے تمہارے تلاش میں گُذر گیا۔ گیان کے حاصِل ہونے پر جب میں نے تُم کو پالیا۔ تب تمُہارے ساتھ مِلنے پر میں پھُولے نہیں سمائی ؂

مَنَس تہ بھوہ سرَس چھُہتہ
کوُپ نیرہِ تا نارہِ چھوک
لیکھ لَج تَے بہ نا کوُنے
تلہ تُل تَے تلوٹھ نا کہنہ (۷۳)

اپنے من کو ہی سنسار رُوپ سمجھ لے۔ اگر تُو اِس کو قابُو نہیں کرے گا تو غُصے میں بُرے الفاظ نکلینگے۔ جیسے آگ سے چنگارے نکل کر چھالے پڑتے ہیں۔ اگر تُم اِس کو سچائی کے ترازو میں تولو گے۔ تو اِن کا وزن کُچھ بھی نہ ہوگا

یوَہ تیر ژلہ تم اَمبر ہیتَی
بُچھ یوَہ ژلہ تی اہارہ آن
ژِت ئُرپ سوہِ ژارِس تَت
ژہ تا دِہس وانہ کیاہ وَن (۷۴)

کپڑے ایسے پہن جس سے سردی دُور ہو سکے۔ اُتنا ہی کھا۔ جس سے بھُوک مِٹ سکے۔ اپنے من کو ہمیشہ پرماتما سروُپ کے وچاریں لگاؤ۔ اپنے اِس شریر کو جنگلی جانوروں کا خوراک سمجھ ؂

۱ پھُولے نہیں سماتا ۔ ۲ غُصہ ۔ ۳ وزن ۔ ۴ کھانا ۔ ۵ پرماتما سروُپ ۔ ۶ جنگلی جانوروں کا خوراک

سمسار نوم تؤؤ ہا تچھے
مُوڑَن کِڑہیٔ تاؤنہ آے
گیانہ مُدرا چھہ گیانین کِڑہی
شؤ یُوگہ کلہ کُن پَہ زنہ آیے (۷۵)

سنسار رُوپی گرم کڑاہی۔ جو کہ مُورکھ لوگوں کے واسطے گرم کی گئی۔ گیان کا رَس گیانیوں کے واسطے ہے۔ جو یوگ کے ابھیاس سے حاصل ہوتا ہے

صبُور چھۓ زیُر مَرچ تہ نُونۍ
کھنہ چھُوۍ ٹیوٹھ تہ کھیس کُس
صبُور ہا مالہ چھُوۍ سُونہ سُند دُورۍ
مُولہ چھُوۍ تھُد تہ ہیَیس کُس (۷۶)

صبر یعنی برداشت۔ زیرہ۔ مرچ سیاہ اور نمک کے مانند ہے۔ جو کھانے میں کڑوا ہے۔ کون کھائے گا۔ صبر ایک سونے کے زیور کے مانند ہے جو بہت قیمتی ہے۔ کون خریدے گا؟

سُورگہ جامہ ترادتِ الَک پرادُم
دَگ للہ نادِم ذَیہ سنسرنا پَریے
پُت نرُونۓ اُڈُت وُز نو دُم
ترِین تہ مالہ گلس پیٹھ نِندرِ پیٹیا (۷۷)

سُورگ کو چھوڑ کر میں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی۔ میں نے اُس پرم برہم کے پریم میں دُکھ درد برداشت کیا۔ پرماتمہ کمال اُٹھ کر میں نے اُس کو جگا دیا ہے منش! تم اِس دُنیا کے گھمنڈ میں خواب غفلت میں سوئے ہو اِس لئے تُم نیند سے بیدار ہو جاؤ؟

---

(۱) درخت پر نیند پڑنے سے جیسے آدمی کو گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ویسے ہی سنسار میں غفلت

صاحبؔ چھُو ہیتؔ پانہ دُوکانس ۲

ساریؔ منگان کینژھا دِیہ

رُٹ نو کتسی ہُند راچھہ نو دالتس

یہ ژِدہ گژھی تی پانہ رِیہہ (۷۸)

وہ خود دُکان پر بیٹھا ہوا ہے۔ سارے کچھ دینے کو کہتے ہیں۔ کسی کی رُکاوٹ نہیں۔ نا ہی دُکان کا کوئی رکھوالا ہے۔ جو جس کو چاہے خود ہی لے جائے

سمسارس منز باگ کتہ ژاں روزے

روزی پرمہ شِو شمبوُ اگرِ رہ

لاگہ منز باگ بہؤ لالہ ناون

جگرس منز باگ کرس گورہ گور (۷۹)

سنسار میں ہی کس طرح رہوں گی۔ یہاں پرمہ شو ہی رہے گا۔ میں اُس کو اپنے گود میں پیار کروں گی۔ اور اپنے دل میں اُس کو پریم کروں گی۔

ژِینیتس تہ زوتس اتھہ کُس رٹے

یُس ہکے رٹے واوُ

شُو پانچ یندریے ژٹتھ ژلے

شُوئی رٹے گگٹ رۄ (۸۰)

شنیہ اور سُورج کو کون پکڑ سکتا ہے۔ جو ہوا کو پکڑ سکے۔ وہ پانچ حصوں کو کاٹ کر بھاگ جائے گا۔ وہی اندھیرے میں پرکاش کو پکڑ سکتا ہے۔

ا پرماتما۔ ۲ جیوآتما ۲ شریر یا سنسار ۳ سب لوگ یا سب بندے۔ ۴ گود میں ۵ پریم کرنا یعنی بھکتی۔ ۶ پانچ وشے ۷ کاٹ کر یعنی قابو کرنا۔ ۸ پرکاش۔

ڈوڙ کياه ڙاهه نَيس نو ٻنے
ٹمکاٹ جامه ۽ دولت تنے
گهَرَهَ گهَرَهَ فيسر ۾ پيهُو کنے
ڏيوٺهُ نه کاهه ته پنهنجو اُ کنے (۸۱)

دُوسرے کے دُکھ درد کی قدر کیا جان سکتا ہے۔ جو اِس میں خُود مُبتلا نہ ہوا ہو۔ میں اُس کے تلاش کی خاطر پھرتی رہی۔ ہر ایک گھر میں اُس کی تلاش کی سب جگہ نادر رہی ہوا۔ اور کسی کو بھی اپنا ہمدرد نہیں دیکھا۔

ههه نهه ۽ دراڙ شاه کياه گويُ
ههس ته هس شاه ڙيچي ڙان
دُهه نهه هُڻ دراڙ کياه وڇوڙي
کياه رُوه باقي کياه گوُ فالج (۸۲)

ہم سے جانکلا۔ تو سانس کس سے کہتے ہیں۔ پران اپان کو تو سانس جان لے۔ رُوح سے جب جسم علیحدہ ہوا۔ تو کیا دیکھا۔ بعد میں باقی کیا رہا اور ناش کیا ہُوا۔

شهنه هُند شکار گينهڙ کوه ڙاڻے
هينڊهه کوه ڙاڻے پُترے دُوُ
شمع قدر لَش کوه ڙاڻے
مچهه کوه ڙاڻے پنهنجو سنڙ گت (۸۳)

شهنی (ایک شکاری پرندہ) کا شکار چیل کو کیا معلوم ہے۔ بانجھ عورت کے سامنے بچے کے دُکھ درد کی قدر کیا ہو سکتی ہے۔ شمع کی قدر لَش (ایک قسم کی لکڑی جو چراغ کا کام دیتی ہے) کیا جان سکتی ہے۔ مکھی پروانے کی

ھ۱ آتما۔ ھ۲ شریر۔ ھ۳ ناش ہونا

most sublime idea

شمع پر اپنے آپ کو نثار کرنے کی قدر کیا جان سکتی ہے ؟

لُوبھ مارُن سہج[1] وِژارُن
دُرگ زانُن کلپن[2] ترأو
نشہ چھُوئی تہ دُور مُو زانُن
شونس شُنیہ میلت گو (٨٤)

خواہشات کو قابو کر کے آتم سُروپ پر وچار کرو۔ خیالی پُلاؤ پکانا چھوڑ دے اور سچی وِدیا کو بیش بہا اور مُشکل سے ہاتھ میں آنے والی ہے۔ وُہ تیرے نزدیک ہے۔ اُس کی تلاش دُور مت کر۔ وُہ شُنیہ رُوپ ہے۔ اور شُنیہ میں ہی سما جاتا ہے ؛

رَومت تھلہ تھلہ تا چیتن
تے پیتن[3] اوتم دیشا
وِرُن[4] مَت لوٹ گرہ اڑتن
شِو چھُوئی کرُوٹ تے زین اپدیش (٨٥)

کیا سُورج سارے جگت میں ہر ایک چیز کو روشن نہیں کرتا ہے۔ کیا وُہ صرف اچھے اچھے شہروں کو روشن کرتا ہے۔ کیا ہوا ہر ایک گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ یہی اشارہ ہے۔ اسی اصُول کو سوچ لو۔ در اصل شِو کو پانا بہت مشکل ہے ؛

سے گورہ پَرمو گورہ
سَد بھاؤ بھاؤ تہ مہ نزہ
زہ زہ وُپنے یہ کند اپرا[5]
ہمیہ کوئی تُرن تہ ملکوہ تت (٨٦)

(١) - آتما (٢) فضول خیالات (٣) روشنی دیتا ہے (٤) ہوا - (٥) نابھتان -

ہے میرے گورو دیو آپ ایشور سروپ ہیں۔ کرپا کر کے مجھے سچی وِدیا سمجھائیے۔ پران اپان دونوں ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتے ہیں پھر ہہ کیوں سرد ہے اور ہا کیوں گرم ہے ؞

Answer of question No 95

اناہت شُوسروُپ شِونا لیس
ناؤنا وَرَن[۱] نا رُوپ نا گوتر
اہم ہہ ناد بِند تہ یوُن
شوُمی دِیو اشوُوار[۲] بِیٹھ چڑس (۸۷)

وُہ ہمیشہ رہنے والی آواز جو شونیہ میں ہی رہتی ہے۔ اُس کا کوئی نام کوئی رنگ کوئی شکل اور کوئی گوتر نہیں ہے۔ وُہ خُود ہی مختلف آوازوں میں اپنی اچھیا سے ہی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ وُہی ایک دیوتا ہے۔ جو کہ اُس پر سوار ہوتا ہے ؞

ڈاکھہ منس کول اکول نا اَتے
زہرپہ مُدرے[۳] اَتہ ناپرویش
روزِن شِوشکت نا اَتے
مُوشرہ[۴] کُوہہ تہ سُوئی اُپدیش (۸۸)

اپنے من کو سمجھاؤ کہ وہاں پر چھوٹے بڑے کا کوئی تمیز نہیں۔ وہاں پر خاموشی سے یا مُدرا کرتے سے رسائی نہیں ہو سکتی۔ وہاں پر نا ہی شِو رہتا ہے نا ہی شکتی رہتی ہے۔ اگر کچھ باقی رہتا ہے۔ وُہی سچا اصُول ہے ؞

وِتھوُ رنیا آرٹُن[۵] سکھر
المہ اَل پتا ڈکھر ہیتھ

۱؎ رنگ۔ ۲؎ سوار۔ ۳؎ مُدرا یعنی پوشیدہ کریا۔ ۴؎ باقی رہے گا۔ ۵؎ پُوجا کرنا۔

یلہ وسے نے زانگ پمہ مہ چھ یلہ
اکھُے ہشی کرہ کھشی کرہ ہا ہتھ (۸۹)

ہے دیوی تیار ہو جاؤ اور پوجا کا سامان تیار کرو۔ ہاتھ میں سارا پوجا کا سامان لے۔ اگر تم برہم شبد کو سمجھتی ہو۔ تو تم اسا ہی سے تانترک دیویوں کے ساتھ بیٹھ کر پوجا کر۔

شِو وا کیشو وا جن وا
کملہٕ ناتھ نام دارِن یُس
مہ ابلہ کیسن بھوہ رُز
سُو وا سُو وا سُو (۹۰)

چاہے اس کا نام شو ہو۔ کیشو ہو یا جن ہو۔ یا کمل میں رہا کرنے والا وشنو ہو۔ جو کچھ بھی اس کا نام ہو۔ وہ مجھ غریب ابلا کو اس سنسار کے پھندوں سے چھڑائے۔ چاہے وہ شو ہو۔ کیشو ہو۔ جن ہو یا وشنو ہو۔

ہنز مس شم تہ دم نو گژھے
یژھ پراو کھ منوکھی دوار
سللس ہیو توان نژن میلت گژھے
تو تہ چھوی درلب ہنز چار (۹۱)

پرمیشور کو دھارنا اور تپ یا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم مکتی حاصل کرنا چاہتی ہو۔ تو صرف پریم سے حاصل کر سکتی ہو۔ اگر تم نمک کی طرح پانی میں اس کے ساتھ مل جاؤ گے۔ تو بھی اس کو پہچاننا تمہارے واسطے بہت مشکل ہے۔

ممسار مس آیس تپسے
بُدھ پہ کاش ابہم سنہز

ھ ۱ پہچی دو یا۔ ھ ۲ کمل میں رہنے والا بھگوان ھ ۳ غریب عورت ھ ۴ سمسار روپی دکھ۔ ھ ۵ پانی۔

مَرِم نہ کُونہہ تہ مَرہ نہ کانہہ[۳]
مَرہ ریلینچھ تہ لَسہ ریلینچھ (۹۲)

میں اس آنے جانے والے سنسار میں آگئی۔ اور تپسیا کر کے میں نے آتم پرکاش حاصل کیا۔ اگر کوئی مرے تو مجھے کیا ہے۔ اور اگر میں مروں۔ تو کسی کو کیا ہے۔ اگر میں مری تو اچھا ہے۔ اور بہت دیر زندہ رہی۔ تو بھی اچھا ہے ؛

ہیتھ کَرِت راج پھیرہ نا
دِتھ کَرِت ترپھِتنا اُمن
لُوبھ رہتا زِندٕ مَرِ نا
زِیونت مَرِتے چھُوی کیان (۹۳)

اگر تمہیں ایک سلطنت ملے۔ اور اسی کی حکومت کرو۔ تو بھی من کی شانتی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر یہ سلطنت تم کسی اور کو بخشو گے۔ تو بھی شانتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو دنیا کے خواہشات سے آزاد ہے۔ وہ کبھی مرتا نہیں۔ زندہ ہو کر مرنا جیسا رہنا سچا اپدیش ہے ؛

شیل تہ مان چھُوی پونہ کِنجے
موچھہ یم رٹ ملہ یدٕ واوُ
مستوی لیکھ ہس والہ گنڈے
تہ یس تگہ سُو اوہ نہال[۳] (۹۴)

جیسے پانی کو ایک ٹوکرے میں لینا ہے۔ ایسا ہی مشکل ایمانداری اور شہرت کو مستقل طور پر رکھنا ہے۔ اگر کوئی بہادر شخص ہوا کو مٹھی میں بند کر سکے۔ یا ایک ہاتھی کو اپنے سر کے ایک بال سے باندھ سکے۔ وہ شاید

ف[۱] راضی ہو۔ ف[۲] سکنے والا ف[۳] کامیاب۔

کامیاب ہو سکتا ہے ॥

شِو گُرتے کیشو پلنس[1]
برہما پایہ ہن وِلس[۳]
یوگی یوگہ کاہہ پرزانس[2]
کُس دیو اشہ وار پرچڑس (۹۵)

شِو گھوڑا ہے اور وِشنو کاٹھی اور پائیدان پر برہما ہے۔ یوگی جن یوگ کے بل سے اُس کو پہچان سکتے ہیں۔ کون دیوتا ہے۔ جو اِس گھوڑے پر سوار ہے ॥

شون ژلت شش کلہ وُندُم[۳]
پرکرت ہزم پونہ سیتی[4]
لولکہ نارہ سیت والنج بُزم
شنکر لبُم تمی سیتی (۹۶)

من وغیرہ کو قابو کر کے میں نے چھ جنگلوں کو عبُور کیا۔ اور تب چندر کلا سے مجھے جاگ آئی۔ یہ سارا سنسار تب میرے اندر بسم ہُوا۔ محبت کی آگ سے میں نے اپنے دِل کو گُن لیا۔ پھر شِو مجھے پراپت ہُوا ॥

سوی ماتا روپ پے دیئے
سوی بھاریہ رُوپ کرہ وِلاس
سوی مایا رُوپ زیوہ ہرتے[5]
شِو چھوی کرو ٹستے نِ اُپدیش (۹۷)

وُہی دیوی ماں ہے۔ اور بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ وُہی استری بن کر وِلاس کرتی ہے۔ وُہی مایا رُوپ بن کر جیون کو مارتی ہے۔ سچ پُوچھو تو شِو کو پانا

ح۱ کاٹھی۔ ح۲ پہچان سے۔ ح۳ جگایا۔ ح۴ جلایا۔ ح۵ مارنا۔

بہت مُشکل ہے۔ اس اُپدیش پر غور کرو :

سوئی شیل[1] چھے پنڈس تہ پیٹھس[2]
سوئی شیل چھے اوتم دیشس
سوئی شیل چھے فیر وٹلس گرٹس
شو چھوی کرو ٹ تے زین اپدیش (۹۸)

وہی پتھر سڑک پر بھی ہے۔ اور اسی پتھر کا پیٹھ بنا ہے۔ اسی پتھر سے پوتر جگہ بنی ہوئی ہے۔ اور وہی پتھر گھومنے والی چکی کا پاٹ ہے۔ شو کو پانا بہت مشکل ہے۔ اسی اُپدیش کو اشارہ یان :

لل بو تہ الیس سومنہ[3] باغس
وچھم شوس شکت میلت تہ واہ
تتہ لے کرم امرتہ سرس
زندے مرس تہ مہ کیاہ کرے (۹۹)

میں لل اپنے آتما روپی باغ میں چلی گئی۔ اور بڑی خوش ہوئی۔ جب، کہ میں نے شو اور شکتی دونوں کو دیکھا۔ وہیں پر میں نے اپنے آپ کو امرت کے جھیل میں لے کیا۔ اب مجھے کوئی کیا کر سکے۔ کیونکہ میں اگرچہ زندہ بھی ہوں۔ تو بھی مردے کے سمان ہوں :

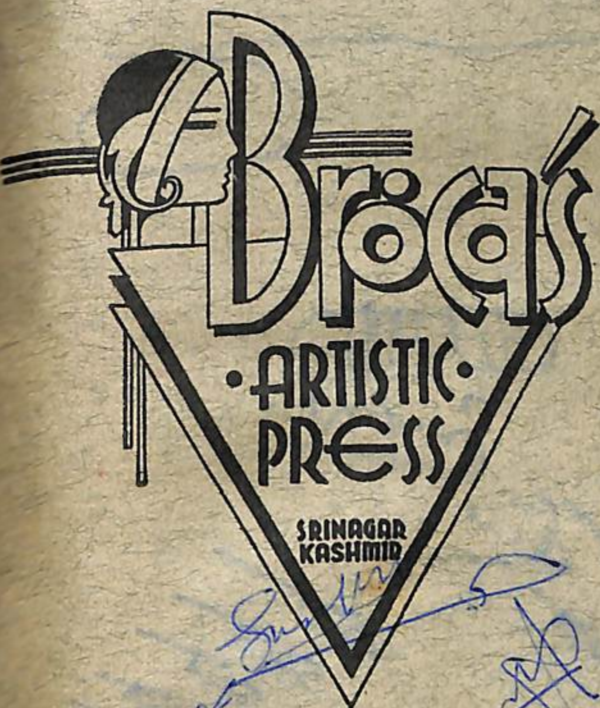
لر لرم منسر میسدانس
اند اند کرمکس تکیہ تہ گاہ
شو[4] روزہ یتہ نے بوگزتھ پانس
وونہ گووانس نالو دتھہ۔ (۱۰۰)

[1] پتھر۔ [2] سڑک۔ [3] آتما روپی۔ [4] پرماتما۔

میں نے ایک میدان میں ایک عالیشان مکان بنایا اور اس کو چاروں طرف سے خوب سجایا۔ وہ یہیں رہیگی اور میں چلی جاؤں گی جیسے دکاندار دکان کو بند کر کے چلا گیا ؛

نوٹ!

مدت سے ہمارے دل میں یہ خواہش موجزن تھی۔ کہ بلی شوری کے واکھیوں کو جو سرُت اور گیان کے راز سربستہ ہیں۔ پبلک کے سامنے اُنکی اصلی صورت میں پیش کر کے اُن کا بھاؤ ارتھ سرل بھاشا میں لکھا جائیں۔ واکھیوں کے جمع کرنے اور اُن کے ارتھ لکھنے میں ہمیں جو محنت کرنی پڑی۔ ساتھ ہی ان کے جمع کرنے میں بہت سے جگہوں کے آنے جانے میں جو دھن خرچ کرنا پڑا۔ اُس کا قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ سردست ہم نے قریباً چار سو شلوک جمع کئے ہیں جن میں سے ہم پہلا قسط ایک سو شلوک ہم پبلک کو پیش کرتے ہیں۔ اس ایڈیشن میں جو خامیاں اور فروگذاشتیں پڑھنے والوں کو نظر آئیں۔ اُن سے ہمیں آگاہ کرنے والوں کے ہم ممنون ہونگے۔ اور طبع ثانی میں وہ فروگذاشتیں پوری کی جائیں گی۔ نیز وہ اصحاب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہونگے۔ جو ہمیں مزید واکھیوں سے مطلع کریں گے۔ جو اس رسالے میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے جمع کئے ہوئے واکھیوں کے ساتھ مقابلہ کریں۔ اُمید ہے۔ کہ پبلک ہمارے محنت کی قدر دانی اور حوصلہ افزائی کرے گی ؛


Broca's
ARTISTIC
PRESS
SRINAGAR
KASHMIR

AUM

THE WISE SAYINGS

OF

LALISHWARI

واکھیہ للي ایشوری

(Urdu Edition)

PART II.

BY

Pt. A. K. Wanchoo

1996

1st Edition 1,000.

Price 0-2-6.

اوم

واکھیہ للی شوری

اُردو ایڈیشن

جلد دوئم

اے۔ کے۔ وانچو

1996

پبلشرز:۔

ٹرسٹ پبلشنگ ہاؤس

حبہ کدل سرینگر

(برو کا پریس سرینگر)

تمہید

پبلک کی قدر دانی نے میری ہمت کو بڑھایا اور میں اس اشاعت میں للی شوری کے واکھیوں کا دوسرا قسط آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ بھی وُہی مقبولیت حاصل کریگا۔ جو اس سے پیشتر حصہ اوّل میں ہوئی ہے۔ قدردان اصحاب شاید جانتے ہیں۔ کہ للی شوری کے واکھیہ منتشر حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا جمع کرنا میرا اور میرے ساتھی پنڈت سروانند جی چراغی کے شب و روز کی کاوشوں کا ہی رہینِ منت ہے۔ ہمیں بے شمار دیہات کا دورہ کرنا پڑا ہے۔ شکر ہے۔ کہ ہم بڑی حد تک اس مشترک مشن میں کامیاب ہوئے۔ واکھیوں کی تیسری قسط بھی زیرِ طبع ہے۔ جو عنقریب شایع کی جائے گی۔

للی شوری کے شیدائیوں سے میں نے پُر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اگر اس مہان دیوی کے کلام کا کوئی غیر مطبوعہ جز ان کے پاس موجود ہو۔ تو وہ مجھے عنایت فرمائیں۔ تاکہ عوام دیوی موصوفہ کے کلام سے بہرہ اندوز ہوسکیں۔ علاوہ اس کے دیگر مہاپرشوں کی تصانیف بھی اگر قلمی صورت میں کسی صاحب کے پاس موجود ہوں۔ تو وہ مجھے عنایت فرماکر مشکور فرمادیں۔ تاکہ میں ان کو بھی شایع کروں اور پبلک ان کے کلام سے بھی لطف حاصل کرسکیں۔

آپ کا مخلص خدمتگذار اے۔ کے۔ وانچو

واکھیہ للی شوری

اومئی اکوئی اچھر پُرمُ
سوئی لا مالہ رُٹھُم وُندس منز
مُوئی لا مالہ کنہہ پھٹہ گرُمُ تہ ژرُمُ
آسس ساٹھ تہ منینس سون (۱۰۱)

میں نے صرف ایک ہی اکھر اوم پڑھا۔ اُسی ایک اکھر کو میں نے دل میں جما لیا۔ وُہی ایک اکھر میں نے دل رُوپی پتھر پر اچھی طرح سے کندہ کیا۔ میں راکھ تھی۔ اور سونا ہو گئی۔

اومئی آدھہ تَے اومئی سورُم
اومئی ٹھُرُم پانُنُ پان
انتِ ترا وِتھ ہہتھی بو سُم
تَوَے پرد وُم پرمس تھان (۱۰۲)

اوم ہی سب کا آدھار ہے۔ میں نے اسی پر وچار کیا۔ اوم کو ہی میں نے اپنا آدھار بنایا۔ اس چھوٹے سنسار کو چھوڑ کر مجھے سچائی محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے پرمیشور کا ستھان پایا۔

اومئی چھُو وُتھ پت اومئی چھُوسرن
اومئی چھُو اپدیش آپر زان

ا۔ راکھ۔ ۲۔ ثانی نمبر ۳ پر ماتا۔

اوسُئی پڑنُ اوسُئی سُرنُ
اوسُئی سیت پچھے زانی زان (۱۰۳)

اوم ہی رب کا آدھار ہے۔ اوم ہی پر وچار کرنا ہے۔ اوم ہی سچا اُپدیش ہے۔ جو کہ اَن پڑھ کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی اگیانی سے گیانی بن سکتا ہے۔ اوم ہی پڑھنا ہے۔ اور اوم پر ہی وچار کرنا ہے۔ اوم ہی ہمیں سچے گیان سے واقفیت کرائے گا۔

آرس نیرہ نہ مُدرُ شُرے
تہ ییرس نیرہ نہ شوراہ ناوُ
گُورکھس پڑتُن چھوی ہستس کِشُن
یس ہو مالہ واندس یہہ ژراوُ (۱۰۴)

آٹو بخارا سے کبھی میٹھے رس کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ ایک نامرد کبھی بھی بہادر نہیں کہلایا جا سکتا ہے۔ بےوقوف کو نصیحت کرنے ہاتھی کو جیسی کھُجلی کرنی ہے۔ جس بیل کو سُستی آگئی۔ وہ چُست نہیں ہو سکتا

ببر لنگس مُشک نو مُورے
ہُون لبتت کو فور نیر نہ زانہہ
مَن بُدھ گارہ مَن فیری زیرے
نتہ شالہ ٹُونگے نیری کیاہ (۱۰۵)

ببر (لدھیمان) کی ٹہنی سے خوشبو نہیں جائے گی۔ کُتے کی چمڑی سے کافور کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اگر تم من کو اُسکی (ایشور) طرف دگاؤ گے۔ تو وہ آسانی سے تمہاری طرف آئے گا۔ ورنہ گیدڑ بھبکیوں سے کچھ مطلب حاصل نہ ہو گا۔

ط بہادر ۔ فق ۔ نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔ ص ۔ صرف زبان سے پڑھنا جس کے ساتھ ... مانگا ہوا ایسا ہی بےسُود ہی جیسا کہ گیدڑ کا چلانا۔

کینشرن دیتو تھم اورسے آلو
کینشرو رٹئی ناله دِتھ ھ۱
کینشرن مس چھتھ اچھه لجه تالو
کینشرن پیپت گئے ہاو کھت (۱۰۶)

کسئیوں کو تو (ایشور) خود ہی بُلاتا ہے۔ یعنی اپنا انوگرہ کرتا ہے کیئوں نے دریائے جہلم کا سارا پانی پیا۔ یعنی مالا مال ہو گئے۔ کئی مست ہو کر اُوپر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کیئوں کا فصل پک کر ٹڈی دل نے برباد کیا۔

کیاہ کرہ پانژن ھ۲ دہن ھ۳ ته کاہن ھ۴
وُکشُن یتھ لجه کرت یم گئے
ساری سمه ہن اکسی رزہ الم ہن
اَده کیازہ راوِہے کاہن گاو (۱۰۷)

میں پانچ (توتھ) دس (اندریاں) اور گیارہ (اندریاں اور من) کو کیا کروں گی۔ جو اِس ہانڈی رُوپی شریر کو گھنگول کر چلے گئے یعنی وشیوں کی طرف لے گئے۔ اگر سب اکٹھے ہو کر ایک ہی رسی کو کھینچتے یعنی سب اندریاں پرماتما کی طرف لگ جاتیں۔ تب وہ گلے کیوں گم ہو جاتی۔ جو گیارہ کی ملکیت تھی۔ یعنی ایشور کے پانے میں کیوں محروم رہ جاتے۔

کینھ ہا ونے کینھ ہا ونے
کینھ ہیان لیئی لال
منتر میدانس نہندہ پیٹی
ڈمب ہتھ ترلیئی شال (۱۰۸)

ھ۱ - دریائے جہلم کا مطلب اقبال۔ ھ۲ پانچ بھوت ھ۳ دس اندریاں ھ۴ اندریاں اور من

ہے منش! میں تمہیں ایک بات بتاؤں گی۔ میری بات بیش بہا ہے
میدان کے اندر تم غافل ہو کر سو گئے۔ تو گیدڑ تمہاری اُجڑی یعنی
استرپایا وغیرہ لے کر بھاگ جائے گا۔ یعنی اگر تم سنسار میں غافل
رہ گئے۔ تو کال رُوپی گیدڑ تمہارا کام ختم کر دے گا ؎

کُس ڈنگہ تہ کُس زاگہ
کُس سَر وترہ[1] تیلی
کُس ہیرس پوزہ لاگہ
کُس پرمہ پد میلی (۱۰۹)

وہ کون ہے۔ جو سوتا ہے۔ وہ کون ہے۔ جو جاگتا ہے۔ وہ کونسا جھیل ہے جس سے کہ پانی ہر وقت نکلتا رہتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جو شو کی پوجا میں لائی جائے۔ وہ کونسا اونچا استھان ہے۔ جسکو تم حاصل کرو گے ؎

مَن ڈنگہ[2] تہ اکُول زاگہ
دیڑھ[3] سر پانژھ اندرہ وترہ تیلی
سو وچار پوشہ ہیرس پوزہ لاگہ
پرمہ پد چیتن شو میلی (۱۱۰)

من سویا رہتا ہے۔ اور جب کہ یہ من "کول" سے نیچے آتا ہے تو جاگتا ہے۔ پانچ اندریاں ایک جھیل کے مانند ہیں۔ جو ہر وقت بہتا رہتا ہے۔ وہ پوتر چیز جو شو کی پوجا میں لائی جاوے۔ اپنے آتما کا وچار ہے۔ وہ اونچا استھان جس کو تم حاصل کرو گے۔ شو سروپ کا درشن ہے ؎

[1] لگاتار۔ [2] خواب غفلت [3] ہمیشہ ؎

کھت تہ مُودی نہ کھت تہ مُودی
آدہ زان گُنڈ ٹک کرُودہی تار
یم ہو مالہ ہندہ وُپل ہاکس پھرُودی
تم ہو مالہ آدہ مُودی نہ نہ اہنہ (۱۱۱)

کھا کر بھی مر گئے۔ اور نہ کھا کر بھی مر گئے۔ تب وُہ کرُودھ اگنی میں جل گئے۔ جو صرف کا سنی اور اوپل لک پر گذارہ کرتے ہیں۔ یعنی سنتوش کرتے ہیں۔ ہے منش! تب وُہ کبھی نہیں مرتے یعنی کبھی دُکھی نہیں رہتے ؞

گورس پرُوژُم ساسہ لٹے
یَس نہ کنہہ ونان تس کیاہ ناوٚ
پرہ ژلمان پرہ ژلمان ہچس نہ لُوسُس
کُنہہ نس نِشے کیاہ تان زاوٚ (۱۱۲)

میں نے گورو دیو سے ہزار بار پُوچھا۔ کہ اُس کا کیا نام ہے۔ جس کو بے نام کہتے ہیں۔ پُوچھتے پُوچھتے میں تھک گئی اور ہار گئی۔ کِسی چیز سے کوئی چیز نِکلا۔ یعنی کسی چیز سے ایسی سوکھشم چیز نِکلی۔ جو عقل سے باہر ہے ؞

گورن دُپنم کونوٹی وژُن [۱]
نبرہ دُپنم اندری اژُن
شوی مہ الله گوو اکھہ تہ وژُن [۲]
توٚے ہیو تمُ نگے نچُن [۳] (۱۱۳)

گورو دیو نے مجھے ایک ہی اُپدیش کیا۔ کہ باہر سے اندر کی طرف

[۱] ایسی چیز جو عقل سے باہر ہے۔ [۲] آتما اور پرماتما کا گیان [۳] شو کے ساتھ ایکتا۔

چلی جاؤ۔ تو ہی میرے لئے نیم اور اپدیش بنا۔ تب میں ننگی ہو کر ناچنے لگی ہوں ٭

گرہٹہ چھوفیران زیرے زیرے
اوہو کی زانلے گرہٹک ٹرہل
گرہٹہ یلہ فیرہ تئے زاویول زیرے
گوڈ واتہ پلنئے گرہ ٹئے بل (۱۱۴)

چکی آہستہ آہستہ پھرتی رہتی ہے۔ چکی کی درمیانی کیل ہی چکی کے کرتب کو جانتی ہے۔ جب چکی گھومنا شروع کرے گی۔ تب گیہوں خود ہی چکی کے پاس پیسنے کے لئے پہونچ جائیں گے ٭

گورس میل پو آہن ناٹن
بیین پشن ساوھ کیاہ آسے
یہ حال گورس راہ کیاہ ٹراٹن
برہمہ کولس میوہ کیاہ پیئے (۱۱۵)

گوردیو کو کچا مانس کھانے کی خواہش ہوئی۔ کہ دوسرے پشوں کا کیا مزا ہوگا۔ یہ گوردیو کا حال ہے پششوں کا کیا قصور ہے لہذا برہمہ روپی درخت سے کیا میوہ نکلے گا ٭

گاٹلا اک ڈچھ بوچھہ سیتی مران
ہن زلن ہران پواہ نے داده ہہ
نش بدھ اک ڈچھ وانیو مارن
تنہ تل بہ پراران ٹرہوانم ہہ پراہ (۱۱۶)

ایک دانا آدمی میں نے بھوک سے مرتے دیکھا۔ جیسے پوہ کے مہینے

کا کیہوں۔

میں ذرا سے ہوا کے جھونکے سے پتے گرتے ہیں۔ میں نے ایک بے وقوف
کو دیکھا۔ جو کہ اپنے باورچی کو مارتا تھا۔ تب سے میں لل اُس دِن کے
اِنتظار میں ہُوں۔ جب کہ مُجھ سے دُنیا کا پریم چھُوٹ جائے۔

نیم کُرت گرہ با۔
ژرتس کرہ با ریپیٹھ
مڑہہ بروٹھی مربا
مرتِ ہتہ مرتبہ ہری (۱۱۷)

جب کہ تُم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ تب تُم نے ایک وعدہ
کیا۔ وُہ وعدہ تمہیں کب یاد آئے گا۔ تمہیں مرنے سے پہلے
ہی مر جانا چاہیئے۔ پھر جب تمہاری موت کا دِن آئے گا۔
تب تمہارا مرتبہ بہت بلند ہوگا ٭

ہہ پیالیس ہتہ نہ زالیس
نہ کھیےیم ہند تہ نہ شونٹھ
شتن چھس پتہ تئے
شتن چھس بروٹھ (۱۱۸)

میں نے نہ کسی بچے کو جنم دیا۔ نا ہی میں خود پیدا ہوئی۔ میں نے
کاسنی اور سونٹھ نہیں کھائی۔ میں چھ کے پیچھے ہوں اور سات
کے آگے ہوں ٭

ناکھو بہ نو راہی منگئے
مہ راؤتن راج کرم گیاہ

۱۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ موہ۔ اہنکار۔ اگیان ۲۔ ...

پیہ گوم لیکھت تہ ما ہرم

ہرم ہرم تہ ہرم کیاہ (۱۱۹)

ہے پرماتما! میں رانی بننا نہیں مانگتی۔ راون کی بڑی سلطنت مجھے کس کام کی ہے۔ جو میرے ماتھے پر لکھا گیا۔ وہ کون ہٹا سکتا ہے۔ چلا جائے گا۔ چلا جائے گا۔ میرے سے کیا چلا جائے گا۔

نفسی میون چھوٹی مدہستوی

آمہ ہیس منگنم گرہ گرہ بلہ

لچھہ منزہ ساسہ منزہ اکھا لوستی

نتہ ہت نم ساری تلہ (۱۲۰)

میرا نفس ایک مست ہاتھی کے مانند ہے۔ جو ہاتھی مجھ سے ہر وقت بل یعنی خوراک مانگتا ہے۔ لاکھوں اور ہزاروں میں سے کوئی ایک بچتا ہے۔ ورنہ یہ ہاتھی ہر ایک کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالتا ہے۔

نابد بورس اٹہ گنڈ ڈیول گوم

دلن کار ہلہ گوم ہکہ کیوہہ

گورہ شوند ونن راون تول ہیم

پہلہ رست کھیول گوم ہکہ کیوہہ (۱۲۱)

نبات کے بوجھ کا گانٹھ میرے کندھے پر ڈھیلا پڑ گیا۔ دن کا کام میرے واسطے الٹا ہو گیا۔ تو میں کیسے کامیاب ہو سکوں۔ گورو کے شبد میرے واسطے زہر قاتل ہو گیا۔ میرا ریوڑ بغیر گڈریا یعنی

دا بیت جائے گا۔ ڈ پنچ گیا۔ ہلہ۔ بہت مشکل۔

رہبر کے ہو گیا۔ میں کیسے کامیاب ہو سکوں؟

ژالُن چھُو وُزملہ تہ ترٹے
ژالُن چھُو مندنن گٹے کارہ
ژالُن چھُو پنُن پان کڈُن گرٹے
ہمتہ مالہ سنتوش واتہ پانے (۱۲۲)

برداشت کرنا بجلی سا چمکنا اور گرنا ہے۔ برداشت کرنا دوپہر کے وقت اندھیرا ہونا ہے۔ برداشت کرنا اپنے آپ کو چکی میں سے گذارنا ہے۔ ہے پیارے! سنتوش کر۔ کیونکہ جو کچھ تمہارے ماتھے پر لکھا ہے۔ وہ تمہیں ضرور ملے گا۔

ژِ دیوہ گرتس تہ دہرتی سرگ
ژے دیوہ وتت کرزن پران
ژِ دیوہ ٹھنہ روستی وزگ
کُس زانہ دیوہ چون پرمان (۱۲۳)

ہے پرماتما! تو ہر کسی جگہ اور سارے جہاں میں موجود ہے تو نے ہی سارے شریر دھاریوں کو پران دیئے۔ تو بغیر بجائے بجتا ہے۔ تمہارا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ژرمُن ژٹِ دیوتُا چھُن پانس
ہتہ تھ کیاہ دوو تہ پھلی سوُی
مُوڑس اُپدیش گے رینز دمنش
کنہ واندس گور آپرت روو (۱۲۴)

حا جو قسمت میں لکھا ہے وہ خود بخود ضرور ہو جائے گا۔ ۔ موجود ہے

۵ اندازہ ۔۔

تم نے جھاڑی کاٹ کر اپنے واسطے ہیچ گاڑھ دی۔ ایسا تم نے کیا بیج بویا۔ جس کا پھل تم کو ملے گا۔ مورکھ کو نصیحت کرنی جیسی گنبد پہ بانٹے پھینکنے ہیں۔ وہ ایسے ہی ضایع ہونگے۔ جیسے کہ بھورے بیل کو گڑ کھلاتا ہے ؂

چِت اُمرِ(۱) پہٹھ تھوزے
ہتہ ترا وتھ لاگہ زور
تتہ تہ نوشیننگ(۲) زے سندر زے
دُزہ شُرِ اتہ کوچھ نومورے (۱۲۵)

اپنے چت کو امر پرماتما پر لگانا چاہیے۔ اگر تم نے پیچھے راستے کو چھوڑ دیا۔ تو تمہارے خیالات وسغیوں کی طرف لگ جائیں گے وہاں پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حوصلہ کرنا چاہیے۔ خیالات(۳) ان دودھ پینے والے بچے کی طرح ہیں۔ جو کہ ماں کی گود میں چنچل ہوتا ہے ؂

ژامرِ چھترِ رتھ سنگھاسن
ہلاد۔ ناٹہ رس۔ تولہ پرَیاک
کیا مانت یتہ ستھر آسہ دُن
کوہ زَن کاسی مرنن شینکھ (۱۲۶)

ژامر چھتر۔ رتھ سنگھاسن خوشی۔ تھیٹر ایک نرم بسترہ ان میں سے کوئی بھی اس سنسار میں پایدار نہیں۔ آرا نے ان سے تمہارے مرنے کا خوف کیسے چلا جائے گا ؂

گیاہ بوڑک موہ بھوہ سندرہ وار
سوتھ۔ لوہرت ہیچا تم(۳) پنکھ

(۱) پرماتما۔ (۲) شک کرنا۔ (۳)۔ اگیان روپی اندھیرا۔

یم ڈنڈہ کرنے کالہ چھولہ دارے
کوہ نران کاسیتی مرتن شینکھ (۱۲۷)

تم سوہ - مایامیں اتما سنسار روپی ساگر میں کیوں ڈوبے ہو۔ جب تم نے سکھ توڑ دیا۔ تو تمہارے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ مقررہ وقت پر یم تم کو بدی گت کر کے لے جائے گا۔ اس لئے تمہارے مرنے کا خوف تم سے کون ہٹائے گا ؛

کرم نرہ۔ کارن ترہ کو بھی
یوہ لبک پرہ توکس انکٹ[ط]
وتھ کہس سورتی منڈل تہبت
توے ترلئی مرتن شینکھ (۱۲۸)

کرم دو ہیں۔ اور کارن تین - ان پر تو کبک یوگ سے ابھیاس کرو پرلوک میں ایسا کرنے سے تمہارا سدھار ہوگا۔ اس لئے اٹھو اور سورج منڈل پر چڑھ کر اس سے عبور کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے مرنے کا خوف تم سے دور ہو گا ؛

گیانک امبر پورت تنے
یم پدلہ دپ تم ہردہ انک ا
کارن پرہ دک لے کر للے
چت جڑتہ کا سن مرتن شینکھ (۱۲۹)

اپنے آپ کو گیان روپی کپڑے میں پہنا کر۔ ان واکیوں پر دل میں دھیان دے۔ جو تم نے کہے ہیں۔ پرنو یعنے اوم کے مدد سے تم نے اپنے چت روپی جیوتما میں لے گیا۔ تب ایسا

ط ایک اونچا ستھان۔

کرنے سے مرنے کا خوف دُور ہُوا ۔

چھُوٹی گُوہہ چھُوئی نا کُونے
دُچھم اور یور نا کُونے
دیہ پھَل تے مول نا کُونے
چھُوئی ژہارُن تہ گمارن ناکُونے (۱۳۰)

وہ (ایشور) کہیں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے اُس کو اِدھر اُدھر کہیں نہیں دیکھا۔ یہ قُدرت کا پھل ہے۔ اُس(اندر) کی کوئی قیمت نہیں۔ اُس کے تلاش کرنے کی ضرورت اِدھر اُدھر کہیں نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر جگہ موجُود ہے ۔

نہ پم پراوِت وِتھو نوٗژ ھونڈم
دُبھن۔ بھُوگن ہرم نہ پرے
سمُوئی آہار سِتھاہ (خدا) نوٗنم
ژٗر اُم دُکھ وا دُپولم دے (۱۳۱)

جنم پاکر میں نے ایشوری[1] کی خواہش نہیں کی۔ لالچ اور عیش و عشرت کی چاہت نہیں کی۔ تھوڑا سا کھانا بھی کافی سمجھی۔ میں نے دُکھ۔ درد اور غربت برداشت کی۔ اور ایشور کی پُوجا[2] کرتی رہی ۔

زانہ ہا ناڈی ڈل رٹت
ژٹت۔ وٹت۔ کوٹِت کلیش
زانہ ہا آدہ رتِس تہ رسایُن گٹت
بشہ چھُوئی کرونٹ تے زین اپدیش (۱۳۲)

[1] خوشحالی [2] پُوجا کی۔

سکاشں میں ناڑی ندی کو من میں قابو کرنا جانتی - تب میں کلیش کو کاٹتی باندھتی اور جیاتی - اور میں رس اور رساین کو بھی جانتی - رشتہ کا پانا مشکل ہے - اس اپدیش کو اچھی طرح سے جانو ؛

ژوؤس دُود تے داوِس سگرئے
سگرئے گرنگ تہ مرک نہ زانہہ
سگرئے نئے کرک آم ڈلم کرک
بڑئی ندد تہ ہلک نہ زانہہ (۱۳۳)

شریرکے ساتھ بیماری ہے - بیماری میں پرہیز کرنا لازمی ہے اگر پرہیز کیا - تو کبھی نہیں مروگے - اگر ناپرہیزی کی - اور لاپرواہ رہے تو بیماری بڑھ جائیگی اور کبھی بھی صحت یاب نہیں ہو جاؤ گے ؛

ٹیوٹھ مدر تے میوٹھ زہر
یس یوٹھ ژونگ جتن بھاو
یم یتھ کرئی کُل تہ کہر
سُو تتھ شہر واتتھ پیو (۱۳۴)

کڑوا میٹھا ہے - اور میٹھا کڑوا ہے - جس نے جس کی خواہش ظاہر کی - اور جس نے خواہش کی - اور اسی پر مستقل رہا - وہی اس شہر یعنی منزل مقصود کو پہنچ گیا ؛

تم چھہ منش تم چھئی رشئی
یمن رہیہ منہ نشہ گوٗ ہا
برٹ تہ بودرہیت ہباک گیاہ چھے
فوٹھ ہتس بانٹس پیہ گیو (۱۳۵)

ط۱ ناپرہیزی ط۲ اندریوں کا قابو کرنا - ط۳ خواہشات کو پورا کرنا ط۴ غیر -

وہ انسان نہیں۔ بلکہ رشی ہے۔ جنہوں نے من سے شریر کو بھول دیا۔ بڑا اور بوڑھا ہو کر وہ سراتمہاری پرورش کہاں کر سکتا ہے۔ جیسے ٹوٹے ہوئے برتن میں کبھی ٹھہر نہیں سکتا ؛

تَنہ مَنہ گوٗیس بہ تَس کوٗنی
بوٗزُم سَتُک گھنٹہ وَزان
تیتھہ جایہ دھارنایہ دھارناوُزُم
آکاش تہ پرکاش کوٗرُم سَرہ[۱] (۱۳۶)

میں تن من سے اُس کی (ایشور) طرف لگی رہتی۔ میں نے سچائی کے گھڑیال بجتے سنے۔ میں نے اُسی جگہ استقلال سے تپسیا کی۔ تب میں نے آکاش اور پرکاش کا گیان حاصل کیا ؛

رَتھ پیٹھ پییس۔ کوہ نوٗشرا چھُن
مَس۔ رَس کوہ اوٗنہ ہاچھُن گوٗس
شانتھ ہنز کَرِتے تہ اِہلہ وَاِچھُن
اندرِم گاہ یلہ ہنز پیوس[۲] (۱۳۷)

ایک چنگاری جو اُس پر پڑی۔ تو اُس نے کیوں برداشت نہیں کی۔ شراب اُس کے ناڑیوں میں کیوں چلا گیا۔ اُس نے سادھوؤں کے کریا کا وزن اور قیمت گھٹا دیا۔ جب کہ اُس کی اندر کی روشنی باہر نکلی ؛

تِلہ چھوٗئی زِیوِس[۳] تے بیٹھہ چھک شُران
وَنتہ مالہ مَن کِتھہ پشُران چھوٗئی
سوٗرُی سوٗہسبر کتھہ یِتھہ چھوٗئی موٗشراں
وَنتہ مالہ اَن کِتھہ روشُران چھوٗئی (۱۳۸)

ح۱ آزما کر سمجھ لینا۔ ح۲ کرامات کرنی فروع کی۔ ح۳۔ خندہ۔ ح۴ باقی رہتا ہے۔

تمہارے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ اور تم اُس پر ناچتے ہو۔ ہے منش تمہارا دل یہ دیکھ کر بھی کیسے برداشت کرتا ہے۔ سب کچھ حاصل کیا ہوا یہاں ہی چھوڑنا پڑتا ہے۔ ہے منش یہ دیکھ کہ تم سے روٹی کیسے کھائی جاتی ہے؟ (ا)

دُمَن یَسۃ دِتو دِل
دِمنش یتھہ زمان کھار
ششتر سَن سولن گژہھی حاصل
وُہنہ چھے سُل تہ ژہانڈُن یار (۱۳۹)

تم اپنا دل پھونکنے کی طرف لگا۔ جیسے لوہار پھونکنے میں پھونک بھرتا ہے۔ ایسا کرنے سے تمہارا لوہا سونے میں تبدیل ہوگا ابھی سویرا ہے۔ تو اپنے دوست (ایشور) کی تلاش کر:

شُہ ندس لو لبھی ساحل
نہ تتھ شُم نہ تتھ تار
پنہ سُکہ پیدس پہ واو تُل
وُہنہ چھے سُل تہ ژہانڈُن یار (۱۴۰)

سمندر کا ساحل پانا بہت مشکل ہے۔ جس پہ نہ کوئی پُل ہے نہ پار جانے کا کوئی ذریعہ ہے۔ تم پر پیدا کر جن سے کہ تم پرواز کر سکو گے۔ ابھی سویرا ہے۔ تم اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کر:

غافلہ ہکہ ککھے۔ قدم تُل
ہوشیار رو نہ تہ ژاؤ پیادل

(۱) یہ اور اگلے دو واکھ یہ للی نفوری نے تنور سے نکل کر شاہدان کو کہے ہیں۔

تراوِک نٔے تہٕ چھوک جاہِل
وُہہ پچھے سُل تہٕ ثشاڑان یار (۱۴۱)

او غافل آدمی۔ ذرا تیزی سے چل۔ ہوشیار ہوجاؤ اور دل کے بُرے خیالات چھوڑ دے۔ اگر ایسا نہیں کروگے۔ تو تُم بڑے بیوقوف ہو۔ اس لئے ابھی سویر ہے۔ تو اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کر۔

دَمہ دَمہ اومکار مَن پَرنو وُم
پانٔے پَران پانٔے بوزان
شوہم پدس اہم گولُم
تاہٕ لَل اَبو واتِس پرکاشس تھان (۱۴۲)

ہر وقت میں نے اومکار کے منتر کا ہی اُچارن کیا۔ خود ہی میں پڑھتی رہتی اور سُنتی رہی۔ سوہم پد سے میں نے اہم کو ہٹا دیا۔ تب میں لل گیان مارگ پر پہنچی۔

دِیشہ آیس دَش دِیشا تیلیت
ژَلِت ژوڑُم شُنہ اَوہ واوُ
شوی ڈیوٹھم اشایہ شایہ میلت
شہہ تہٕ ترہ ترٹھکس تہٕ شوی زراوٗ (۱۴۳)

دسوں دیشوں کو پھر کر میں اپنے دیش میں آئی۔ میں شُنیہ اور ہوا کو کاٹ کر اُس میں سے گُذری۔ ہر جگہ میں نے شو ہی شو موجود پایا چھ اور تین کو بند کیا۔ تب بھی کیول شو ہی رہا۔

دَمی ڈیٹھم ندٕ وہان
دَمی ڈیوٹھم سُم نتہ تار

ح۱ پھر کر۔ ح۲ چھ حواس۔ ح۳ تین لگ۔ ح۴ ہوا۔ ح۵ پل۔

دِمی ڈِیٹھم تھر پُھالہ وِنی

دِمی ڈِیوٹھم اگُل نِتہ خار (۱۴۴)

ایک وقت میں نے بہتی ہُٹوئی اَنڈی دیکھی - ایک وقت میں نے ناہی پُل دیکھا - ناہی پار جانے کا ذریعہ دیکھا - ایک وقت میں نے کھلی ہُوئی بیل دیکھی - ایک وقت میں نے ناہی پھُول نہ ہی کانٹا دیکھا

دِمی آسِس بوکٹ کُوڑا

دِمی سِنیپنس جوان پُور

دِمی آسِس پھیران تھوران

دِمی سِنیپنس وِزتِ شُور (۱۴۵)

ایک وقت میں ایک چھوٹی کنیا تھی - ایک وقت میں پُوری جوان ہو گئی - ایک وقت میں اِدھر اُدھر پھرتی رہتی تھی - ایک وقت میں پھر جل کر راکھ ہو گئی :-

دِمی ڈِیوٹھم شُبنم پِوان

دِمی ڈِیوٹھم اپوان شُورہ

دِمی ڈِیٹھم اہِہ گٹہ راتس

دِمی ڈِیوٹھم اُہِس نُور (۱۴۶)

ایک وقت میں نے شبنم پڑتے دیکھا - ایک وقت میں نے کُہر پڑتے دیکھا - ایک وقت میں نے اندھیری رات دیکھی - ایک وقت میں نے دِن کی روشنی دیکھی :-

دِمی ڈِیٹھم گج دَنہ وِنی

دِمی ڈِیوٹھم دِہہ نتہ نار

دا شعلے اُٹھتے ہُوئے -

ذمی ڈیٹھم پانڈون ہنز ماجی
ذمی ڈیٹھم کراجی ماس (۱۴۷)

ایک وقت میں نے بھٹی کو دیکھا ۔ ایکہ وقت میں نے
ناہی دھواں دیکھا اور ناہی آگ دیکھی ۔ ایک وقت میں نے پانڈوں
کی ماں دیکھی ۔ ایک وقت میں نے کمہار کی ماسی دیکھی ۔

رٔژ پچ کرے وارہ برتر وپرم
پران ژیچھ ریٹم تہ دیتمس دم ڈا
ہریہ چہ کوٹھ اندر گنڈم
اُدم کے پچ بکہ تو ٹھس بم (۱۴۸)

میں نے اپنے شریر روپی مکان کے دروازے اور کھڑکیاں بند
کیں ۔ پران چوروں کو پکڑ کر میں نے امداد کے لئے پکارا ۔ اور اپنے
مل روپی کوٹھڑی میں اُن کو بند کر کے اُوم روپی چابک سے
خوب مارا یعنی قابو کیا ۔

ذہنہ تارہ دنیا ہس جلیہ مالہ بہ رُم
پتو نہ زونم کنہہ نتہ کیاہ
ناؤسہ للہ اہنہ علماء پورم
پرہ پرہ کورم پورم نہ زانہہ (۱۴۹)

چند دن آکر میں نے دنیا میں ظہور کیا ۔ بعد میں میں نے اس کی
اصلیت جان لی ۔ کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے ۔ مجھ لل نے بڑی خواہش سے
تعلیم حاصل کی ۔ میں پڑھتی رہی لیکن ایسا کرنے سے ایشور کو نہیں پایا

ح۱ ۔ امداو ح۲ مارا ۔ ح۳ ۔ پرماتما کو پراپت کیا ۔

چھینس اوبرس ژاپُن ژانہ ہمہ
سمندرس ژانہ ہمہ کڈِت وتھہ
ہندِس روگیس ویدُ انہ ہا
موڈس نو ژم نہ پرنت کہتھ (۱۵۰)

یہ ممکن ہے۔ کہ میں دکھنا ہی ابر کو ہٹا سکوں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ میں سمندر کو ایک نالی کے ذریعہ خالی کر سکوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ روگیوں اور کوڑیوں کو میں علاج کر سکوں لیکن یہ ممکن نہیں کہ میں ایک مورکھ کو اپدیش کر سکوں ۔

دِلکِس باغس دُور کر گاسل
اَدہ ووہ لوئی سمبر ژلہ باغ
موت امنگہ نے عمرہ انند حاصل
موت چھوی پتہ پتہ تحصیلدار (۱۵۱)

اپنے دل روپی باغ سے گھاس پھوس دور کر۔ تب ممکن ہے۔ کہ تمہارا نرگس کا باغ پھولے گا۔ مگر کہ تم سے زندگی کی کمائی مانگیں گے موت تمہارے پیچھے تحصیلدار کی طرح لگا ہے۔ یعنی جیسے تحصیلدار مالیہ کے لئے پیچھے لگا رہتا ہے ۔

پَر پَر کران ژل ہو مَنداں
بڑ یوک تمنی اہم بھاؤ
شاستر پُران ہیتھا لبان
شاستر پرہ م تہ پُران چھس (۱۵۲)

وہ لکھے پڑھتے رہے جیسے کوئی پانی کو متھتا ہے۔ یعنی پانی

(۱) مٹانا۔ (۲) سمجھانا۔ (۳) مغروری۔

سنتھنے سے کوئی فایدہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو اہم بھاؤ یعنی غرور پیدا ہوتا ہے۔ شاستر پڑھ کر وہ لوگوں میں دکھاوا کرتے ہیں۔ میں نے شاستر پڑھا۔ اور پڑھتی رہتی ہوں۔ یعنی مطلب کو جان گئی ۔

پٹھم پرٗلم ابھ۪ئی پرٗم
کیتس ہ۪ ونہ ودلم رٹت شالہ
پرمس پیہ ونُم تہ پانس پرٗلم
انہ گوم معلوم تہ زی انم مال (۱۵۳)

جب کچھ میں نے پڑھا۔ اسی پر عمل کی۔ جو میں نے نہیں پڑھا تھا۔ وہ بھی پڑھا۔ من روپی شیر کو میں نے خواہشات روپی جنگل سے نکال کر ایک گیدڑ کی طرح بنایا۔ یعنی قابو کیا۔ دوسروں کو اپدیش کیا۔ اور خود اس پر عمل کی۔ تب مجھے اصلیت معلوم ہو گئی۔

اور میدان جیت لیا یعنی کامیابی حاصل کی ۔

پیہ ہند ونو توکن چھک پرنان
پانس چھئی نہ گرٗھان کنن
پیتھہ پاٹھ ترج چھئی ناٹہ کنان
پانس نہ پوشان بچہ تندتہ کنن (۱۵۴)

اور اپدیش کرنے والے۔ تو لوگوں کو اپدیش کرتا ہے۔ لیکن خود تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گویا یہ آواز تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی۔ جس طرح کسائی ماس بیچتا ہے۔ اور اپنے لئے پشو کی ٹانگ اور کان تک بھی نہیں بچتے ۔

ح۱ دل روپی شیر۔ ح۲ دنیا کا خواہشات روپی جنگل۔ ح۳ اپدیش کرنے والا

پَرُن سُلب پالُن ژُرلب
سہج گارُن شوکھم تہٕ کرُوٗٹھ
ابھیاسہِ کے گھنہٕ گاشاستر موٗٹھ
چیتنہٕ آنند نشچے گوم (۱۵۵)

پڑھنا آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ سچائی اور اصلیت کی تلاش کرنا بہت ہی شوکھم اور مشکل کام ہے۔ بہت ابھیاس کرنے سے میں شاستر بھُول گئی۔ تب مجھے سچی خوشی کا نشچے ہوا:

پَران پَران زِو تال پھٔچم
ژٕ یوٗگیہ کرے تجم نہٕ زانہ
سمرن فران نیٹھہٕ نٔگچ گجم
پنچ دوگنی مالہ ژاجم نہٕ زانہہ (۱۵۶)

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور تالو گھس گئے۔ تمہارے لائق مجھ سے کوئی کریا نہیں ہو سکی۔ مالا پھیرتے پھیرتے میرا انگوٹھا اور انگلی گھس گئی۔ لیکن میرے دل کی دوئی کبھی دور نہیں ہوئی:

پَنڈِتہ تہٕ بوٗزِت برہمنہٕ ژہٹن
آگر کھٹن تھندہٕ وِیدہ سیتی
پلنیخ سَن وِتھ تھاوَن ہٹن
شوٗہتاسن گژھک اہنکاری (۱۵۷)

پڑھ کر اور سُن کر برہمن برشٹ ہو جائیں گے۔ اُن کے وید پڑھنے سے زیادوں کے منہ بھی چھپ جائیں گے۔ وہ پٹن کا مال ہٹن پہونچائیں گے یعنی بُرے کرم کریں گے۔ یہ سب کام کر کے بھی وہ مغرور ہو جائیں گے:

ط۱ - پرماتما کی تلاش ط۲ نفرت - ط۳ چوری کرکے -

پمہ بَس لو مالہ پیٹھ نُم ہتہ پانس وونُم
ونہ کس ملہ چھوی بہ پانس راہ (۲)
واہ کورُم دِلس بہ کیاہ کرُم
گُنگو دی آبست سوزُم نہ مُلانہ (۱۵۸)

غیروں کو میں نے نصیحت کی۔ لیکن خود غافل رہی۔ بلبل کس کو کہونگی
یہ مجھے اپنا قصور ہے۔ میرے دل میں افسوس ہے۔ کہ میں نے کیا
کیا۔ وہ ایک ہی تھا۔ مگر میں جان نہ سکی۔

ژُھ تھہ کیاہ جانن چھنگ نِندہ چھکھ عیبی کنی
اصلیچ کتھ ژاہنہ سمجی نہ ہو
پران لیکھان وٹھہ ان اوگنج گجی ہا
اندرم دُوئی ژاہنہ ژوجی نہ ہو (۱۵۹)

شکل صورت کیا ہی تمہاری میٹھی ہے۔ لیکن دل تمہارا پتھر کے
مانند ہے۔ اصلی بات تمہارے دل میں کبھی نہیں کھب گئی۔ یعنی
اصلی مطلب نہیں سمجھے۔ پڑھتے اور لکھتے تمہارے ہونٹ اور
انگلیاں گھس گئیں۔ لیکن اندر کا دوئیت بھاؤ نہیں مٹا۔

یمہ دِنچھ کالہ آسن تِمی کِہرن ڈرہ
ڈانگ ترونچھ پتھن زیرن بہیت
ماجہ کورہ اکتھہ وانگ کرت پیرن
دوہ ہیو دِلن بُہرن پیٹھ دِلن بیت (۱۶۰)

آنے والے سمئے میں حالات ایسے ہونگے۔ کہ ناشپاتی اور سیب
خوبانی کے ساتھ بے وقت پک جائیں گے۔ ماں بیٹی ہاتھوں میں ہاتھ ملاکر

(۱) غلط رستہ پر لگی۔ (۲) قصور۔ (۳) وہم۔ (۴) حالات۔ (۵) پہلے۔

نکل جائیں گی اور غیروں کے ساتھ سارا دن گزار دیں گے ؛

بہ یہ کرم کرہ پترن پانس ہو
ارزن یہ زن بٔیس اپو تھ یت
انہتہ را گہ رُست پُشرن سوامس
انہ یور گژھہ تہ تور چھم ہیوت (۱۶۱)

جیسا کرم میں کرونگی اس کا پھل میں نے بھوگنا ہے۔ دوسرے کو اس کے کرنے سے یا نتیجے سے کیا غرض ہے۔ اگر آخر میں میں تمام کرم نشکام بھاؤ سے پرماتما کے ارپن کروں گی۔ پھر جہاں کہیں میں جاؤں گی وہاں میرے واسطے ضرور بھلائی ہو گی ؛

مُوڑس گینیانچ کتھ نو ونزے
کھرس گور دنہ راوی دُہہ
ہیکہ شاٹھس پھل نو وَونے
راوِر نہ کم یاجن تیل (۱۶۲)

مورکھ کو گیان کی باتیں نہیں کہنی چاہییں۔ گدھے کو گڑ دینے سے صرف وقت ہی ضایع ہوگا۔ ریتلی زمین میں بیج نہیں بونا چاہیے۔ نا ہی بھوسے کی روٹیوں پر تیل ضایع کرنا چاہیے ؛

میتھیا کپٹ اَسَت تروُوم
منس کرم شوئ اُپدیش
زنس اندر اکیول زونم
انس کھینس کس چھم دیش (۱۶۳)

میں نے فضول باتیں دھوکہ بازی اور جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اور اپنے

۱ غرض یا واسطہ ۲ بھلائی ۳ جیووں میں ۴ نفرت

من کو یہی اُپدیش کیا۔ تمام جیوؤں میں بھی نے کیول پرماتما دیکھا۔
مجھے بھوجن کھانے سے کیا نفرت ہے :۔

مُوڑھ جو کرئے چھُے نہ وارن تے پارن
مُوڑھ کرئے چھُے نہ دِرن کا ھا
مُوڑھ جو کرئے چھُے نہ پانچ اگن وارن
سہزہ گارن چھُوئی اُپدیش (۱۶۴)

ہے مُورکھ کرم کرنا۔ برت رکھنا یا کھانا نہیں ہے۔ نا ہی کرم کرنا ایکادشی کا برت رکھنا ہے۔ ہے مُورکھ نا ہی کرم کرنا پانچ اگن کے بیچ بیٹھنا ہے۔ بلکہ پرماتما کا تلاش کرنا ہی سچا اُپدیش ہے :

میس ہیو نہ پرکاش سِگنے
پنیس ہیو نہ تیرتھ کانہہ
دیس ہیو نہ باندوِ سگنے
بقیس ہیو نہ سُکھ کانہہ (۱۶۵)

پرماتما کے گیان کے برابر کوئی روشنی نہیں ہے۔ پرماتما کے تلاش کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ہے۔ پرماتما کے برابر کوئی رشتہ دار نہیں اور پرماتما کے بھے کے برابر کوئی سکھ نہیں :

[illegible] بابا نصرالدین اور نند رشی صاحب نے کہے ہیں جن کے جواب میں

بیا ہیو نہ پرکاش سگنے	گنگہ ہیو نہ تیرتھ کانہہ
بن ہیو نہ باندو سگنے	رِنہ ہیو نہ سُکھ کانہہ
۔۔ ہیو نہ پرکاش سگنے	گٹھن ہیو نہ تیرتھ کانہہ
چندبن ہیو نہ باندو سگنے	گھنہ ہیو نہ سُکھ کانہہ

ح۱۔ گیان ح۲ تلاش ح۳ عبرت۔ ح۴ تندرستی۔

[illegible]

مُورکھہ مار بُوتھ کام کرودھ لوبھ
نتہ کان برت مارنے کان
مینئی کھمن وکھہ سوچ چار شم
ونشے تہند کیاہ کیو تھ زان (۱۶۶)

تم کام۔ کرودھ اور لالچ رُوپی دیوؤں کو مار دو۔ یعنی اندریوں کو قابو کرو۔ ورنہ وہ تیر مار کر تمہیں ہی مار دینگے۔ من میں وچار کر کے تم آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ تب تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ کتنے ہی ناپائدار ہیں ٭

مُوڑس پر وُنُن چھُوی میو وال اُنرُن
مُوڑس پرُونُن چھُوی موزہ یون کوہ
مُوڑس پرُنُن چھُوی سمندر پُورُن
مُوڑس پر نان راوی دہہ (۱۶۷)

مُورکھہ کو نصیحت کرنا ایسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا کہ بال کو چیرنا۔ مُورکھہ کو نصیحت کرنا جیسے ایک پہاڑ کو چھوٹے چھوٹے پتھروں سے کھڑا کرنا ہے۔ مُورکھہ کو نصیحت کرنا جیسے ایک سمندر کو خشک کرنا ہے۔ در اصل ایک مُورکھہ کو نصیحت کرنا اپنا ہی وقت ضایع کرنا ہے ٭

منتہ چھہ ہیکان کرتہ ہنم
یلہ ہڈن گیلوم اشن تراوہ
یور گ جامہ کرنہ نرم
یلہ اندرم خارگ روزم وارہ (۱۶۸)

میں شرم کی زنجیر سے تب چھُوٹوں گی۔ جب کہ مجھ میں لوگوں کا

ط آتمہ سروپ ۲ نصیحت کرنا ۳ چھوٹے چھوٹے پتھروں سے پہاڑ بنانا ۴ زنجیر

بُرا بھلا کہنا یا ہنسی مخول کا برداشت پیدا ہو جائے یہ شرم رُوپی جامہ تب میرا جل جائے گا جب کہ میرا من رُوپی سانپ ایک ٹکا نے رہے گا

رُت تہ کرو ٹھ سوریتی پزم
کنن ہر بوزن اچھن نہ بھا ؤگا
اورگ زیپون یلہ وندہ وزم
رتن دیپ پرزلم ورزنہ واو

(۱۶۹)

بھلا اور بُرا تمام مجھ کو پیش آئے۔ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہے۔ جب کہ میرے من میں پرماتما دیو کی آواز سنائی دیگی۔ تب میرے من میں گیان رُوپی دیوا آندھی سے بچ کر بھی جلتا رہے گا ؛

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
نسنگ گوم ترٹت پدر بدسنی دگرا
سارِنی یدن گنڈ وکھون پیوم
تلہ مہ تراگ گوم لگہ کمہ تشا ٹھے

(۱۷۰)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ مجھے کسی نامعلوم دُکھ سے سہارا چھوٹ گیا۔ تمام دُکھیوں کا مجھے ایک ہی اُپدیش ملا۔ میں تو ایک جھیل میں پڑی ہوں۔ اور کچھ معلوم نہیں۔ کہ میں کس کنارے پہ پہنچوں گی ؛

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
بے زنگ ترت گوم لگہ کمہ تشا ٹھے

---

(۱) بھلا اور بُرا (۲) آندھی (۳) پیش آنا (۴) اُلٹا

تالہِ رازِ دانہ اَبگ چھان پیوم
جان گوم زو ژنم پان پننوئی (۱۷۱)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ ہر ایک بات میرے لئے اُلٹی ہوگئی۔ اور مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔ کہ میں کس کنارے پر پہونچونگا چھت بنوانے کے لئے مجھے ایک ناتجربہ کار ترکھان ملا۔ یہ میرے لئے اچھا ہی ہوا۔ کہ میں اپنے آپ کو خود ہی پہچان لونگی ؛

یَتھ بوزِگیس تتہ ادس شوٗ
تتہ ژِیو ٹھوٗم مدن شوٗ
کنس ژہنت دول شوٗ
سوٗہی یے سوٗ بو کوسہ (۱۷۲)

جہاں جہاں میں گئی۔ وہاں وہی موجود تھا۔ وہاں میں نے وہی پتا روپی ایشور کو دیکھا۔ اُس کے کانوں میں کنڈل ہیں۔ وہ تو وہی ہے۔ میں کون ہوں ؛

لیش ہیو مالہ پاڈم گیلیم مسخرہ کرم
شوٗہی ہیو مالہ ہنس خرم نہ زانہ
شوٗ پنُن یلہ انوگرہ کرم
لوکہ ہند ہدُن مہ کرم کیاہ (۱۷۳)

ہے منش! جب مجھے ٹھٹھا مخول اور برا بھلا کہے۔ اس کو میں کبھی دل سے نفرت نہیں کروں گی۔ جب شو مجھ پر اپنا انوگرہ کریگا تب لوگوں کا ٹھٹھا مخول مجھے کیا کر سکتا ہے ؛

(۱) عالیشان محل (۲) ناتجربہ کار۔

پیہ پیہ کرہ شوئی اَرٚژن[1]

پیہ رٚسیہ اوٚ ژرٚ ریم[2] تی منتھر

پیہ یتھ نگم ذٚنیس پرہ[3] ژٚرٚئی

شوئی پرمہ نشیون تنتھر (۱۷۴)

جو جو کام میں نے کیا۔ وہ شیو کی پوجا ہے۔ جو بات میں نے زبان سے نکالی۔ وہ شیو کا منتر ہے۔ یہ واقفیت میرے شریر کے ساتھ وابستہ ہوگی۔ تمام پُستکوں کا لُب لباب شِو کی واقفیت ہے ؛

رٚنگس منز[4] چھوی بیون بیون رٚگن

سوٚری ژرالکٚ برٚکٚ شکھ

ژرکھ ریش تہ ویری گالکٚ

اَدہ ڈیشکٚ شو شند مکھ (۱۷۵)

ڈراما کے سٹیج پر جیسے مختلف بھیسوں میں مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ اُن کے جاننے کی تلاش کر۔ اپنے آپ میں برداشت کرنے کی شکتی اگر بڑھاؤ گے۔ تو تم کو آنند ہوگا۔ اگر تم کرودھ نفرت حسد کو قابو کرو گے۔ تب تمہیں شِو سروُپ کا درشن ہوگا ؛

راجس بوج یم کرتَن تیجی

شوٚرگس بوج چھوئی تپ تہ دان

سہزس بوج یم گورہ کتھ پانچ

پاپہ پوٚنہ بوج چھوئی سٚنٚوی پان (۱۷۶)

سلطنت کا وہی حقدار ہو سکتا ہے۔ جو تلوار چلانا جانتا ہو۔ وہی

۱؎ پوجا ۲؎ زبان سے نکلی ہوئی باتیں ۳؎ وابستہ ۴؎ ڈرامہ کا سٹیج

سُورگ حاصل کر سکتا ہے۔ جس میں تپ اور دان کرنے کی شکتی ہو۔ وُہی سچے گیان کی پراپتی کر سکتا ہے۔ جو گورو دیو کے وچن پر چلے اچھے اور بُرے کرموں کے پھل کا بھاگیہ صرف اپنا آپ ہے ؞

راجہ ہمس آہست لوگت کولئی
کس نام ژولئی کیاہ تام ہتھ
گرِہ گو بند یئے گرِ ٹن ہت گولی
گرِہ ودل ژولئی پھل فول ہتھ (۱۷۷)

راجا ہمس ہو کر تم گھونگے ہو گئے۔ یعنی دُنیا سے بے خبر رہ گئے کوئی شخص تم سے کوئی چیز لے کر بھاگ گیا۔ یعنی کسی نے تم کو دہوکہ دیا۔ جُونہی کہ چکی کا گھومنا بند ہوتا ہے۔ یعنی شریر گر جاتا ہے۔ تو دل کی نالی رک جاتی ہے۔ یعنی پرالبدھ ختم ہوتا ہے اور چکی والا دانے لے کر بھاگ جاتا ہے ؞

راوِنہ منترہ راوُن روُدُم
راوِتھ اتھہ آئیس بھوِہ سر کھ
اسان گندان سہزی پرودُم
دپنئے گرِہ پانس سر ئے (۱۷۸)

نقصان میں ہی مجھے نقصان ہوا۔ بھول کر بھی مجھے بھوہ سر میں پایا گیا۔ ہنستے اور کھیلتے میں نے شو کو پایا۔ بغیر کسی کے کہنے مجھ پر خود ہی شو کا ہونا روشن ہوا ؞

للہ بوذ ر آئیس دورے
ٹلف تھو وتھ وچھس

۱ بدھیان۔ ۲ نامعلوم چیز۔ ۳ شریر۔ ۴ بند ہونا۔ ۵ پرماتما۔ ۶ نقصان۔ ۷ یقین

لیش تَن نیرے شوفئٹ کریرے
کھیتون زیتون تچھس (۱۷۹)

میں تن گلیوں اور کوچوں میں پھرتی رہی۔ اور زبان سے کچھ بھی نہیں بولی۔ جو کرنات کرے وہ پیچھے گرے گا۔ بہتر ہے اس کو کسی بھوت کے کھانے کے لئے دیا جائے۔

لَل بو دِلِیس لو کرے
ژبانڈان تُو سُم وُمہ کوہ رات
وُچھم پنڈِت پننہ گرے
شوئی امہ رمئس نشتر تہ تَسات (۱۸۰)

میں تل ایشور کے پریم میں دیوانہ ہو کر نکلی۔ اور اسی کی تلاش میں دِن اور رات گزارے۔ آخر میں نے پنڈت یعنی گورودیو کو اپنے گھر میں ہی پایا۔ جب میں نے اس کو پکڑ لیا۔ وہی میرے لئے شبھ گرہ اندیک مہورت بنا۔

للہ ہہ دِپک لُوکہ ہانگہ کمہ نی
توئے تر جم منہے شینکھہ
ماگ نودشم نار تہ دلم
کرہ ہنتر کو شم منہے شینکھ (۱۸۱)

مجھ لل کو لوگوں میں بدنام ہونے کو کہا گیا۔ ایسا کرنے سے میرے من کا شک دور ہوا۔ میں نے ماگ میں ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ اور ہاڑ میں آگ کی گرمی بھی برداشت کی۔ ایسا کرنے سے میرے من کا میل دور ہوا۔

ہ بنام ھ شنک ئ بکی ، دوئی

لَلہ گور بھماندِہ پِڑھکُن ڈُچھم
شش ٹُکلُ اِتھرم پاذَن تانَ
گیانکِہ امرِتہ پُرگرت بَرہِم
ڈُبھجی مورِہم اندہ ونڈ تانَ (۱۸۲)

مجھ لَل نے گورو مہاراج کو برہمنڈر کے اُوپر دیکھا سچے گیان کا پرکاش میرے پاؤں تک پہنچا میں نے اپنی بُدھی کو گیان رُوپی امرت سے بھر دیا اور مکمل طور سے میں نے لالچ کو بھی چھوڑ دیا:

لَل بوزرالَس کِپسہ پوشہ سچی
کاڑِتہ دُوٗلِن کرِنَم یِڑِی لِتھ
تہ یِلہ کھارِنَم زاوُج تانِڑِ ہیی
وُوورِ واٖنہ گیَم الھانِڑی لِتھ (۱۸۳)

میں لَل عالم وجوُد میں ایسی بے لوث آئی جیسے کپاس کے ڈوڈے سے پھول نکلنے والے اور پیٹنے نے مجھے بہت پایمال کیا۔ ونکی نے ڈور کے ذریعے باریک باریک ریشوں میں علیحدہ کیا۔ اس کے بعد جُولاہے نے مجھے اڈندے لٹکا دیا۔

دھوبِ یلہ چھاوُنس دھوبہ کَنہ پٹھی
سَنز تہ صابن مَٹ ہیِنم یِڑِی
سِیچہ یِلہ پھَرِنم ہنہ ہَلنہ کاٹِری
اَدہ لَلہ ہیہ پراوُم پرمہ گتھ (۱۸۴)

دھوبی نے سنجی اور صابن لگا کر پتھروں پہ دے پٹکا۔ اس کے بعد میرے ہر ایک حصے کو درزی نے جب قینچی سے کُتر کر

سے چھید ڈالا۔ تب میں کہیں جا کے ٹھکانے لگی۔ مطلب یہ کہ بہت سے تکالیف کے بعد آدمی ٹھکانے لگتا ہے یعنی عرفان حاصل کرتا ہے

لولہ نارہ ہلہ لولہ للہ ناوم
مرنے موئیس تہ روزس نہ زرے
رنگہ نہ رنگہ پرچی کیاہ نہ رنگ ہودم
بو ذپُن ٹُھلم کیاہ سنہ کرے (۱۸۵)

مجھ للّ نے پریم روپی اگنی کو اپنے ہردے میں برداشت کیا۔ مرنے سے پہلے ہی میں مرگئی۔ بڑھاپا نہیں دیکھا اپنے بے رنگ ذات پر میں نے کیا کیا رنگ نہیں دکھائے۔ یعنی اگیان میں میں نے کبھی کچھ نہ کیا۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ سب بھول گئی۔ یعنی اہم بھاؤ کو بالکل ترک کیا ؛

لُتن مُنار ماز لاریم دتن
اگنی ہاوُنم اکچی ہٹا اوتھہ
یم یم بوزن تم کونہ ماتن
للہ بوز شتن کوانی کتھہ (۱۸۶)

میرے پیروں کا ماس سڑکوں میں چمٹ گیا۔ یعنی جب مجھے تیرتھوں کو پھرتے پھرتے (اس کی تلاش میں) پیروں کی چمڑی بھی گھس گئی۔ آخر مجھ کو کیول ادم ہی نے اس ایشور کا رستہ دکھایا۔ جو شخص بھی یہ بات سنے گا۔ وہ کیوں نہ اس کے پریم میں دیوانہ بنے گا۔ للّ نے سینکڑوں کے بدلے صرف ایک ادم چہ دھیان دیا ؛

ح۱ اپنا بے رنگ ذات ح۲ بھولنا ح۳ ایک ہی او مکار ح۴ پر ماتما

ح۵ ایک ہی او مکار

لکھا تہ ہتھو کا پیٹھہ شیرہ ہشرم
ننديا سپننم پیٹھہ برونٹھ تالن
لل چھس کل زانہہ نو زہینم
اَدہ یلہ سپننس وپہ ہے کیاہ (۱۸۷)

میں نے گالیاں اور تھوکنا اپنے سر پر لینا برداشت کیا شروع سے آخر تک میں بدنام ہوئی۔ میں لل ہوں اور خواہشات کبھی بھی میرے سے دور نہیں ہوئیں۔ ابد میں جب میں مکمل ہوئی تب مجھ میں کچھ بھی نہیں سما سکا یعنی کسی کی بات کا اثر نہیں ہوا۔

لز کاسی شیت نواری
تر ژلہ کری آہار
یہ کم اپدیش کری ہو تہ بٹا
اچیتن وٹس چیتن کٹھ دیون آہار (۱۸۸)

یہ تمہاری شرم اور سردی کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے پشم سے تم اپنے شریر کو ڈھانپتے ہو۔ یہ بیچارا گھاس پھوس کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے۔ ہے مورکھ پنڈت! یہ تمہیں کس نے اپدیش کیا۔ کہ ایک بے جان پتھر کیلئے ایک جیتا جاگتا بھیڑ قربان کرنا چاہئے۔

وَدہ ہیتی گاش ہو مری
وَدنہ مدن میلی نہ زانہہ
اتن کرہ صفا زیرہ اکہ ہیلی
ہو شالہ ٹنگہ بیری نہ کنہہ (۱۸۹)

ح۱ شروع سے آخر تک۔ ح۲ خواہش۔ ح۳ برداشت۔ ح۴ شرم۔ ح۵ سردی
ح۶ گھاس پھوس۔ ح۷ بے جان۔ ح۸ جاندار۔

رونے سے تمہاری بینائی ہی ختم ہو گی۔ رونے سے تہیں کبھی بھی پرماتما نہیں ملیگا۔ اپنے من کو صاف کر پھر وہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ اس طرح چلانے سے کوئی فایدہ نہیں۔ جیسے گیدڑ بھبکیاں بے سود ہیں ۔

ڈیچھان تہ بہ چھس سارنی اندر
ڈیچھم پرزلان سارنی منز
بوزنت تہ رونت ڈیچھ ہر نس
گھرچھوئی تسهوندی بہ کوسہ للی (۱۹۰)

میں نے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک کے اندر پایا۔ میں نے پرماتمہ سروپ کو بھی ہر ایک کے اندر پرکاشماں دیکھا۔ سُن کر ٹھہر کر اس ایشور کا درشن کر۔ یہ اُس کا ہی گھر ہے۔ میں کون للی ہوں ۔

شو شو کران شو نو توشے
گھو کھنڈ تہ ژالک منش ہُو آسے
گھرنہ بور ہیس نہ مہرزر آسے
گھونے نہ ہس نکھ نہ زرتا نسے (۱۹۱)

صرف زبان سے شو شو بولنا شو خوش نہیں ہوتا۔ اگر شو تمہارے من میں واس کرے گا۔ تو تم گھی کی طرح چمکوگے۔ تم اپنے شریر کو گھی دے رہے جس سے کہ یہ طاقتور بن جائے۔ اگر تم اپنے شریر کو نہیں دوگے تو اور کسی کو دیدے ۔

ا۔ پرسن ہونا۔ ۲۔ اور کسی کو دینا۔

شِو شو کَران ہمسہ گتھہ سوریت
رُوزِت ووہ ہارِی دِن کھوراَت
لاگِہ رٔست اُوٚپے یُس مَن گَرِت
تَس ہِت پرسن سورگر ناتھ (۱۹۲)

شِو کا نام زبان پر لانا راجا ہمس کے راستے کو یاد رکھنا دِن اور رات گرہست دہرم کا دوج ہا پورووک پالن کرنا اپنے من کو دوئی کا بھاؤ ہٹانا نِشکام کرم کرنا جس نے ایسا کیا۔ اُسی پر شمبو خوش ہے:۔

شِنیہ کِ میدان گُدٔم پانَس
ہیہ للہ رُوزُم نہ بُدھ نہ ہوش
وزی شینس پانی پانَس
اَدہ کیہ گلہ پھل للہ پمپوش (۱۹۳)

میں نے شونیہ کے ویران میدان میں سفر کیا۔ مجھ لل کو نہ ہی ہوش تھا۔ نا ہی عقل بدھ کا سے رہی۔ مجھ میں خود ہی آتمہ گیان پیدا ہوا۔ تب میرا گیان روپی کمل کھلا۔ جیسے کیچڑ میں سے کمل پھول سا کھلتا ہے:۔

شِو چھُوی زاوِل زال واہراَو
کرَنزن منز چھُوی تارِت کیتھ
زِندہ نے وُچھہن اَدہ کتہ مرِت
پانہ منز پان کڈ وِچارِت کیتھ (۱۹۴)

۱؎ دوئی کا بھاؤ مٹا کر ۲؎ واقف ۳؎ سر میں کمل کا کھلنا ۴؎ مایا جال
۵؎ جیووں کو ۶؎ بسا یا ہوا ۷؎ جان لینا۔

شِو ایک مایا جال پھیلا کر بیٹھا ہے۔ اور اسی جال میں سب جیووں کو پھنسایا ہے۔ اگر تم نے زندگانی میں اس کے دیکھنے کی تلاش نہ کی۔ تو کب مر کر اس لئے اپنے من میں وچار کر۔ آتمہ سروپ کو جان لے۔

شِو چھُوئی تھلہ تھلہ رِوزان
مَو زان ہِندو تہ مُسلمان
ترُک ہئے چھکُھ تہ پان پرزان
سوی چھے صاحبس ستی زانی زان (۱۹۵)

شِو ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ تم تعصب کو چھوڑ کر ہندو اور مسلمان میں بھید نہ رکھو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ آتمہ سروپ کا پہچاننا ہی پرماتمہ سروپ کا جاننا ہے۔

سُون دراو دہینہ مل تو وتھلت
یلہ ہیہ اتھیلہ دیتمس تاو
گُتر زن گیس لولہ وگلت
یلہ کُٹھکش ژُل نشہ رو سنداو (۱۹۶)

سونا بھٹی سے نکل آیا اور سب میل جل گیا۔ جب کہ میں نے اس کو آگ میں گرم کیا۔ میں اس کے پریم میں برف کی طرح پگھل گئی۔ جیسے کہیڑ کشو سورج کے نکلنے پر دور ہوتا ہے۔

سپُھٹس نہ سپاکھ پتُس ساریس
شُمس یہہ یلہ جو پننی واکھ

ط۱ ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ ط۲ دانا ط۳ اگیان دور ہو گیا۔ ط۴ برف۔
ط۵ اگیان ط۶ گیان روپی سورج ط۷ پیچھے نہیں ہٹی ط۸ لمحہ بھر
ط۹ پیچھے نہیں چھوڑا ط۱۰ اپنے واکھیہ روپی گیان کو ہی لیا۔

اندرم گٹہ کار رٹت تہ دولم
ژٹت تہ دیوتمس تیتی چاک (۱۹۷)

میں نے ایک لمحہ بھر بھی آشا دھارن نہیں کی۔ نہ ہی میں نے بال بھر کا بھروسہ کیا۔ میں نے اپنے ہی واکھیہ روپی نشہ پی لیا یعنی اُن پہ اچھی طرح دھیان دیا۔ جس سے کہ میں نے اندر کے اگیان کو پکڑ لیا۔ اور اپنے آپ کے اندھکار کو دُور کیا۔ یعنی اگیان سے گیان حاصل کیا ؎

ہیچوہ ہارِ نچہِ پشرئی کان گوم
ایک چھان پیوم ہیتھ راز دانے
منز باگ بازرس کُلفہ تُس وان گوم
تیرتھہ رست پان گوم کُس مالہ زانِہے (۱۹۸)

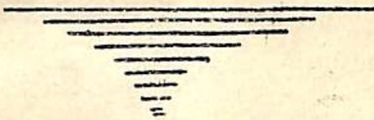
لکڑی کی کمان میں مجھے گھاس کا تیر ملا۔ اس گنبد والے عالی شان محل کے لئے مجھے ایک نا تجربہ کار ترکھان ملا۔ مجھے بازار کے بیچ میں ایک دُکان ملا۔ جس کا کوئی قفل نہیں ہے۔ میرا شریر ایسا ہے۔ کہ کسی تیرتھ پہ اشنان نہیں کیا ہے۔ ہے پیارے کون میری اس بات کو سمجھ سکے ؎

ہا منشہ کیاز چھک وُٹھان سکہ لُور
اَمہ رٹکھہ ہا مالہ ہکی نہ نادُ
لیوکھنی یہ ناران گرمنہ رگھے
تہ مالہ ہکی نہ پھیرت کانہہ (۱۹۹)

ہے منش تم ریت کی رسی بٹتے ہو- اس رسی کے پکڑنے سے ہے منش یہ شریر روپی جہاز آگے نہیں چل سکتا ہے- یعنی ایسا کرنے سے تمہارا ادہار نہیں ہو سکتا ہے- پرماتما نے جو تمہارے نصیب میں لکھا ہے- وہ ہرگز کوئی بھی نہیں ٹال سکتا ہے ؛

ما چتم کوہ چھوٹی الگمت پوش[1]
کوہ گوئے اپزس پزہ[2] لوکہ بمہ وتھ
درشہ بوز دش کرنگ پزہ دھرمس[3]
پیشہ گژھتہ زینہ مرنس کرونت[4] (۲۰۰)

ہے من! تمہیں دوسروں کا نشہ کیوں لگا ہے- یعنی وشیوں پہ کیوں موہت ہوا ہے- تم نے جھوٹ کو کیوں سچ سمجھا ہے- تمہاری کم سمجھی نے تمہیں دوسروں کے دھرم پر راغب کیا ہے- اور تمہارا جینا اور مرنا ہمیشہ جاری رہا ؛



ط۱ وشیوں میں پھنسنا ط۲ جھوٹ یعنی اگیان - سچ یعنی گیان -
ط۳ دوسروں کے دھرم میں راغب ہونا ط۴ جینا مرنا جاری رہنا -

